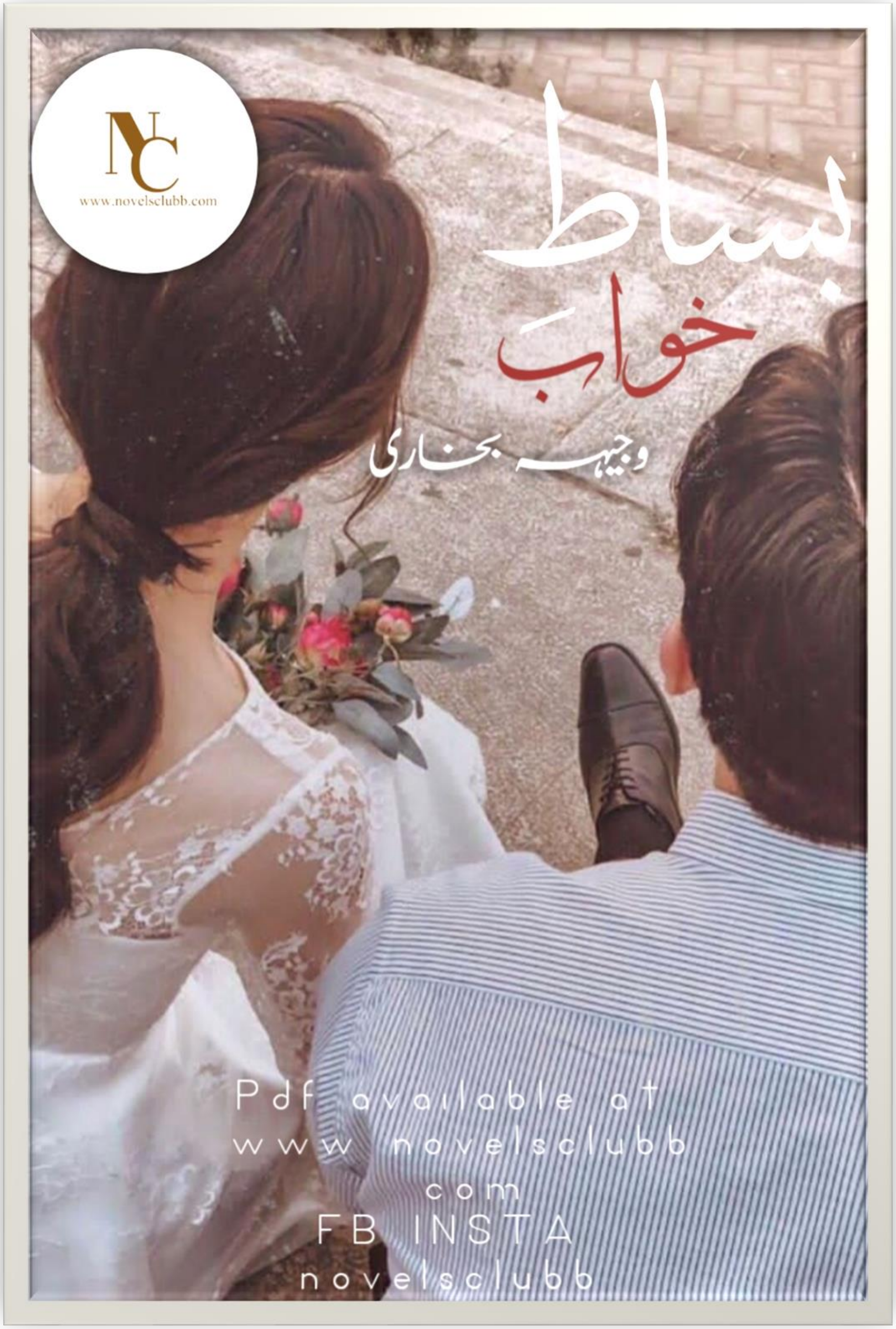
www.novelsclubb.com
بساط
خوابَ
وجیہہ بخاری
Pdf available at
www.novelsclubb.com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

بساطِ خواب

از

وجیہہ بخاری

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں جونہی داخل ہوا علیزے کو مدہوش سوتے دیکھ کر وہ جی جان سے جل گیا۔ سوتے ہوئے اسکی معصوم صورت بہت بھلی لگ رہی تھی۔ مگر اسکو سخت زہر لگ رہی تھی۔ جانے بابا کو کیا بھوت چڑھا تھا علیزے کو اسکی دلہن بنانے کا۔ اسکے خیال میں وہ ایک جاہل گنوار تھی۔ پر اسکو دیکھ کر وہ حیران بھی ہوا تھا وہ لگ سولہ سال کی رہی تھی پر بابا کے مطابق وہ اٹھارا سال کی تھی۔ وہ حیرانگی سے اسکو دیکھ رہا تھا جب وہ اٹھ گئی۔

ارے آپ آ گئے؟ مجھے پتا ہی نہیں چلا۔ وہ اٹھ گئی۔

کہہ تو ایسے رہی ہے جیسے پتا نہیں کتنے دنوں سے جانتی ہے وہ چڑ کر سوچنے لگا۔

وہ اسکی سنے بغیر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

وہ آیا تو علیزے خوشگوار مسکان چہرے پر سجائے اسی کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہے؟ وہ چڑ کر بولا۔

پتا نہیں بس آپکو دیکھنے کو جی چاہ رہا ہے۔ وہ کندھے اچکا کر بولی۔

اچھا تو دیکھتی رہو جب تھک جاؤ تو لیٹ جانا۔ وہ اسکو گھور کر بولا اور خود بیڈ پر لیٹ گیا

۔ وہ بھی لیٹ گئی اسکے کندھے پر سر رکھ کر۔

وہ فوراً دور ہوا تھا تم پاگل ہو گیا؟ وہ چڑا تھا۔

وہ مسکرا دی۔ آپکے لئے۔ وہ مسکان چہرے پر سجائے کندھے اچکا کر بولی۔

وہ خاموش رہا۔ علیزے دوبارہ لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

علیزے بے باک انداز میں اس پر جھکی تھی۔

اس نے اسکو دھکا دیا تھا۔

افففف اتنی زور سے لگ گیا بیڈ کا کونا۔ علیزے نے کہنی کو دباتے ہوئے چڑ کر کہا۔

دفع ہو جاؤ۔وہ دھاڑا۔وہ سہم گئ تھی۔اور تھوڑا سا دور ہو گئ تھی۔اپنی بات کا اثر ہوتا دیکھ کر وہ بھی پر سکون سے انداز میں لیٹ گیا۔

گدی کو خود میں بھینچے وہ نیند میں جانے کو تیار تھا جب علیزے نے اسکو ہلا دیا تھا۔

ہائے کاش اسکی جگہ میں آ جاؤں؟وہ دانت نکال کر گدی کی جانب اشارہ کر کے بولی

۔

وہ ڈر گیا تھا تبھی آنکھیں کھول کر دیکھا مگر اسکی بات سن کر اسکا جی چاہا علیزے کو اٹھا کر پٹک دے۔

تم حد سے بڑھ رہی ہو۔؟

تو آپ میری حدود بتا دیں۔وہ اسکا کندھا پکڑ کر بولی۔تمھیں دور رہ کر بات کرنا نہیں آتی؟

وہ جھنجھلایا تھا۔اس نے کندھے اچکا دئے۔

www.novelsclubb.com

خدا کا واسطہ ہے مجھے سونے دو۔وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولا۔

وہ کھلکھلا دی۔پر آج ہماری ویڈنگ نائٹ ہے۔وہ مسکرا کر بولی۔تو؟وہ تیکھی نظروں سے اسکو گھور کر بولا۔وہ سرخ پڑ گئی تھی۔اور چہرہ جھکا لیا تھا۔

احد کو ہنسی تو بہت آئی تھی مگر اس نے دبالی تھی۔

اوبی بی ویڈنگ نائٹ کو چھوڑو اور سوتی بنو۔

وہ رعب سے بولا۔

وہ اسکے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔ایسے سونے دیں گے تو سووں گی ورنہ نہیں۔

اسکی بات سن کر وہ ششدر رہی تو رہ گیا تھ تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے؟وہ حیرت سے بولا۔

کیوں اس میں خراب ہونے والی کیا بات ہے؟ہر نئی نویلی بیوی اپنے شوہر سے ایسے ہی چونچلے اٹھاتی ہے۔وہ عام سے لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

اچھا تمھیں کیسے پتا ہے؟ وہ دلچسپی سے بولا۔

ناولز میں پڑھا ہے۔ وہ شرماہٹ سے بھرپور لہجے میں بولی۔

بس لڑکیوں کے پاس اسلیئے ہی تو فارغ دماغ ہوتا ہے۔

اس نے گھور کر دیکھ کر کہا۔ وہ چڑ گئی۔ ایسی بات بھی نہیں ہے۔

اچھا پھر کیسی بات ہے؟ وہ غنودگی بھرے لہجے میں بولا۔ علیزے نے سر اٹھا کر اسکو دیکھا اور اسکو جھنجھوڑ دیا۔

اب کیا مصیبت ہے؟ وہ چلا اٹھا تھا۔ مجھے بھوک لگی ہے۔ وہ منہ بسور کر بولی۔ احد کا جی چاہا اسکا منہ باندھ دے۔ دفعہ ہو جاو یہاں سے میں کہہ رہا ہوں دفع ہو جاو وہ چلایا تھا۔ آج تک کسی کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ مسٹر احد سلیمان کو سوتے ہوئے جگائے اور وہ یہ کام بخوبی سرانجام دے رہی۔ اگر دو منٹ کے نادر تمھاری آواز بند ناہوئی تو میں باہر تمھیں بٹھا کر آجاوں گا۔ وہ اسکو وارن کرتے بولا۔ سخت ٹھنڈ میں

www.novelsclubb.com

بھلا کیسے وہ بیٹھ سکتی تھی۔ تبھی فوراً دوسری جانب منہ کر کے لیٹ گئی۔احد منہ ہی

منہ میں بڑبڑاتا لیٹ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جو یونیورسٹی جانے کے لئے اٹھا تو اسکو سوتا پایا۔

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا زور سے وہ واشروم کا دروازہ کھولتا اندر گھس گیا۔

علیزے جو منہ کھولے سو رہی تھی فوراً ڈر کر اٹھ گئی۔

اور واشروم کی طرف دیکھا۔بندی کچھ تو تمیز سیکھ ہی لیتا ہے اتنے بڑے ہو گئے ہیں

اپنے سے بڑی لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں اور حرکتیں بچوں والی۔وہ چڑ کر سوچنے لگی اور

اٹھ گئی۔

تھوری دیر بعد وہ آگیا تھا۔اور اسکی طرف ایک چڑتی ہوئی نظر ڈال کر الماری سے

کپڑے نکال رہا تھا۔

علیزے بھی اسکو دیکھ دیکھ کر چڑ رہی تھی۔ کپڑے چینج کر کے جب وہ آیا تو علیزے ایل ای ڈی کے سامنے بیٹھی کارٹون دیکھ رہی تھی۔

یااللہ میری قسمت میں کیا تو نے یہی نمونہ لکھا تھا؟ احد رونی صورت لئے اوپر دیکھ کر بولا۔

علیزے نے ایک تیکھی نگاہ اس پر ڈالی۔ کچھ کہا؟

نہیں تم سے کہہ کر جانا کہاں ہے؟ وہ بڑبڑاتے ہوئے تیار ہونے لگا۔ علیزے نے کندھے اشیائے اور کارٹون دیکھنے لگی۔

جونہی وہ ٹائی باندھنے لگا علیزے کا قہقہہ ہوا میں بلند ہوا تھا۔

احد نے اسکو دیکھا تھا۔ کیا ہو گیا؟ وہ خود کا تسلی بخش جائزہ لے کر بولا۔

یہ... یہ پٹا کیوں باندھ رہے ہو؟ ایسے لگ رہا ہے جیسے وہ کتے کو پٹا نہیں باندھتے؟ وہ باندھ رہے ہیں۔ وہ کھلکھلا کر بولی۔

احد کا پارہ آسمان کو پہنچ گیا تھا۔

جاہل ہو نا تم۔ تمھیں کیا پتا ٹائی کیا ہوتی ہے پتا نہیں کہاں کہاں سے آٹھ کر آ جاتے ہیں جاہل لوگ۔ وہ غصے سے کہتا بال بنانے لگا۔

علیزے نے ایک غصے بھری نگاہ اس پر ڈالی تھی اور میز پر پڑے جوس کے جگ پر۔

اس نے منٹ نہیں لگایا تھا جوس کا جگ اٹھانے میں۔ اور ایک ہی بار سارا جوس اس پر پ ءچھے سے انڈیل دیا تھا۔

اومائی گاڈ میری نئی شرٹ۔ احد چلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

علیزے نے کھلکھلا کر اسکو دیکھا تھا۔

تمھیں منٹ نا لگے یہاں سے دفع ہونے میں ایک منٹ میں ہو جاؤ ورنہ.... وہ بمشکل غصہ ضبط کر کے بولا تھا۔ ورنہ کیا۔؟ وہ کندھے اچکا کر نڈر انداز میں بولی۔

ورنہ میں تمھیں اس کھڑکی سے نیچے پھینک دوں گا۔

نہیں ایسا مت کیجئے گا پلیز۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ہاں میں ڈر گئی۔اس نے منہ بنا کر کہا اور باہر نکل گئی۔

مصیبت۔وہ غصے سے کہتا نئی شرٹ نکالنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام و علیکم بابا۔۔!!احد سلیمان احمد کو سلام کرتے ہوئے بولا۔ایک نظر اس پر ڈالی جو خفا خفا سی بیٹھی تھی۔

احد یہ سب کیا ہے؟تم نے ہماری بیٹی کو کمرے سے نکال دیا؟ سلیمان ناراضگی بھرے لہجے میں بولا۔

بابا جان وہ....اور تایا جان انھوں نے رات مجھے کچھ کھانے کو بھی نہیں دیا مجھے اتنی بھوک لگ رہی تھی۔وہ منہ بزور کر بولی۔

بابا یہ ڈائن میں آپکو بتا رہا ہوں وقت سے پہلے مجھے بوڑھا کرے گی۔یہ دیکھ رہے ہیں آپ میرے بال۔اتنا تو یونیورسٹی کے بچون نے نہیں کھپایا ہو گا مجھے جتنا اس

لڑکی نے کھپایا ہے۔ میرے یہ بال آپ دیکھ لینا اگلے ہی سال سفید ہو جائے گے۔ وہ سخت ناراض لگ رہا تھا۔ سلیمان صاحب اسکی بات سن کر ہنس پڑے تھے۔ اچھا اچھا بس کرو اب لگ رہے ہو بھلا کہ پہلے دن کے دلہا دلہن کو؟

احد خاموش رہا تھا جبکہ وہ پوری طرح کھانے میں مشغول۔ سلیمان صاحب اسکو دیکھ کر ہنس پڑے تھے۔

اوکے بابا اللہ حافظ۔ لیپ ٹاپ کا بیگ اٹھتا وہ کھا ہو گیا۔ اوکے اللہ حافظ وہ مسکرا کر بولے۔

احد مجھے بھی جانا ہے آپکے ساتھ۔ وہ فوراً اسکے بازو پکڑ کر بولی تھی۔ سلیمان صاحب کے سامنے اپنا بازو اسکے ہاتھ مین دیکھ کر وہ شرمندہ ہو گیا تھا۔ اور سختی سے ہاتھ چھڑایا تھا۔

تم جیسوں کے لئے یونیورسٹی نہیں ہے۔ وہ اسکے چشمے اور کپڑوں پر چوٹ کر کے بولا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علیزے تو مارے صدمے کے اسکو دیکھ رہی تھی۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا جبکہ وہ کرسی پر بیٹھ کر رونا شروع کر کی تھی۔ان سلیمان صاحب کی شامت آنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆،

وہ لیکچر دے رہا تھا جب اسکا موبائل بجا تھا۔اسے یاد ہی نہیں رہا تھا موبائل سائلنٹ پر کرنا۔اس نے نکال کر دیکھا تو علیزے کا تھا۔وہ نمبر بابا کا پرانا نمبر تھا جو انھوں نے علیزے کو دیا ہوا تھا۔

اس نے کاٹ دیا اور دوبارہ سے لیکچر میں بزی ہو گیا تھا۔

مگر وہ بھی ایک نمبر کی ڈھیٹ تھی بار بار کر رہی تھی۔ایکسکیوزمی سٹوڈنٹس۔وہ غصہ ضبط کرتا باہر آیا اور کال اٹھائی۔

کیوں مر رہی ہو؟ کیا مصیبت ہے؟ وہ دبے دبے غصے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

...وہ..وہ مجھے کہنا تھا کہ

کیا کہنا تھا؟ وہ غصہ ضبط کرتے بولا۔

آپ غصے تو نہیں ہونگے نا؟ وہ تھوک نگلتی بولی۔ میں. بند کر رہا ہوں۔ اسکی دھمکی اثر کر گئی تھی۔

چاکلیٹس کا پورا ڈبہ لیتے آیئے جا۔ وہ چہک کر بولی۔

کیا۔؟ تم اتنی دیر سے مجھے اس لئے فون کر رہی تھی؟ وہ صدمے سے دبی دبی آواز میں بولا۔

تو آپکو کیا لگا کوئی پیار کی باتیں کرنی ہوگی مجھے؟ وہ چہک کر بولی۔ مر جاؤ۔ غصے سے کہتے اس نے فون بند کر دیا اور اندر کلاس میں چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

احد سٹاف روم میں سب کے ساتھ بیٹھا تھا۔اور اتعں کے ساتھ ساتھ موبائل پر ٹیکسٹنگ بھی کر رہا تھا۔

یار

احد تونے بھی شادی کا لڈو کھالیا؟کامران نے چہک کر کہا تھا۔سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

یار اب کھا تو لیا ہے پر ہم سے پوچھ کتنا کڑوا ہوتا ہے۔سر زوار نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔

احد نے منہ بسور لیا۔یار پتا نہیں بابا کو لیا اتنی جلدی تھی۔

سب ہنسنے لگے تھے۔ہم تو تمھارا ہی انتظار کرتے رہ گئے احد۔مس ملیحہ نے مصنوعی افسوس سے کہا تھا۔سب ہنس پڑے تھے۔

وہ بھی ہنس دیا۔وقتی طور پر بہل گیا تھا۔پر گھر نا کر وہی علیزے کی چک چک۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا وائف کو کبھی یونیورسٹی لاؤ تو؟ مس دانیہ بولی تھیں۔

بس بس.. گھر تک ہی محدود رہنے دیں اسے تو آپ پکی مصیبت ہے۔ ایک ہی دن میں میری ناک میں دم کر دیا ہے یہاں آ کر تو پتا نہیں کیا کرے گی میں جو یونیورسٹی میں سر کھڑوس سے مشہور ہوں اسکے آنے کے بعد سر زن مرید سے مشہور ہو جاوں گا۔ ہائے رے میری قسمت۔

احد کا بس نہی چل رہا تھا ابھی تو نے لگ جائے۔

بس پھر تو بھائی تو گیا کام سے۔ کامران نے قہقہہ مار کر کہا تھا۔ وہ سب ایک ساتھ ہنس پڑے تھے۔

تبھی بیل ہوئی تھی اور وہ سب اپنی اپنی کلاسیں لینے چلے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تھکا ہارا چھ بجے گھر آیا تو علیزے باہر لان میں بلی کے بچے کو گود میں لیے پیار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی اسی کے پاس چلا آیا تھا۔پنک اور وائٹ کمبینیشن کے شارٹ فراک اور شاکنگ پنک دوپٹے کو گلے میں ڈالے لمبے بالوں کو پونی میں قید کئے خود سے بے خبر وہ اس بلی کے بچے میں کھوئی تھی۔اسکے چہرے پر معصومیت کا راج تھا۔

گیلی گھاس پر ننگے پاؤں تھی وہ۔

جوتے تو پہن لو سردی لگ جائے گی۔وہ وہیں اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

علیزے نے چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا چہرے پر لٹیں پھیلی ہوئی تھیں۔

یہ ہٹادیں پلیز؟وہ بلی کے بچے کو سلاتے ہوئے بولی۔اس نے آہستگی سے اسکے چہرے سے لٹے ہٹادیں۔

یہ دیکھیں یہ بلی کی بچی میں نے اسکا نام کرسٹی رکھا ہے۔وہ چہک کر بتانے لگی۔وہ ہنس دیا۔بلی کی بچی نہیں بلی کا بچہ۔جو بھی ہے کتنی پیاری ہے با۔اب میں اسے اپنے ساتھ سالوں گی یہ ہماری بچی ہو گی۔وہ اسکو پیار سے دہلا کر بولی۔احد نے صدنے

www.novelsclubb.com

سے گنگ ہو کر اسکو دیکھا۔ یہ... یہ جانور اب ہمارا بچہ ہو گا؟ وہ منہ کھولے بولا۔ تو اور کیا۔ وہ کھڑے ہو کر بولی۔ یا اللہ۔ وہ زور سے کہتا اندر بڑھ گیا۔ انھیں کیا ہو گیا؟ وہ نا سمجھی سے بڑبڑایا۔ خیر چھوڑو کرسٹی آؤ تمھیں دودھ دوں۔ وہ اسکو لئے اندر بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علیزے کرسٹی کو سلا رہی تھی مگر وہ بار بار آٹھ کر میاؤں میاؤں شروع ہو جاتی۔ اب علیزے چڑ گئی تھی۔ تبھی احد اندر آیا۔

سنیں؟ احد نے ایک خفاسی نظر اس پر ڈالی۔ یہ سو نہیں رہی۔؟ کیسے دلاؤں اسکو؟ آپکو بچے سمبھالنا آتے ہیں کیا؟ وہ منہ بسور کر بولی۔

احد نے دیوار کو دیکھا پھر اسکو۔ ہاں جیسے میں تو دس دس بچوں کا باپ ہوں نا؟ وہ چڑ کر بولا۔ ایک تو آپکو سہی سے جواب ہی دینا نہیں آتا خیر میری چاکلیٹس؟ وہ یاد آنے

پر بولی۔کون سی چاکلیٹس کوئی چاکلیٹ نہیں لایا میں۔رات کے بارہ بج رہے تھے۔ اور اسکواب یاد آرہی تھی۔

کیا۔؟مجھے چاہئے ابھی چاہیے۔وہ رونا شروع ہو چکی تھی۔

یااللہ..چپ کر جاؤ صبح لادوں گا پلیز۔وہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔

نہیں مجھے ابھی چاہیے۔وہ روتے ہوئے بولی۔اچھا اچھا بس..چپ کرو بابا سن لیں گے لا دیتا ہوں۔وہ رونی صورت بنا کر بولا۔ہائے آپ کتنے اچھے ہیں۔اس نے خوش ہو کر احد کے گال پر کس کی تھی۔احد نے منہ چڑا کر اسکو دیکھا۔اور باہر چلا گیا

www.novelsclubb.com

۔

کنجوس۔وہ ناک چڑا کر کہتی دوبارہ سے کرسٹی کو سلانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلیمان صاحب بزنس ٹور پر آوٹ آف کنٹری جا رہے تھے یا کہہ سکتے تھے وہ علیزے اور احد اور اکیلے میں کچھ وقت گزارنے دینا چاہتے تھے۔

بابا یہ لازمہ ہے کیا جانا؟احد اداس ہو رہا تھا۔ایک مہینے کی تو بات کے بیٹا جلدی آجاوں گا تم علیزے اور اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔وہ اسکو پیار کر کے بولے۔اس نے سر ہلا دیا اور انکا بیگ اٹھالیا۔۔وہ علیزے کو پیار کرتے باہر آ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سلیمان صاحب کو چھوڑ کر جب وہ واپس آیا تو علیزے تیار ہو کر اسکا انتظار کر رہی تھی۔

گرین شارٹ شرٹ اور وائٹ کیپری پہنے سر پر گرین سکارف کئے بغیر چشمے کے وہ اسکا انتظار کر رہی تھی۔

وہ واقعی بہت پیاری تھی۔گندمی رنگت،شربتی آنکھیں معمول سے زیادہ چمک رہی تھیں۔

ناک میں پہنی نازک سی نوز پن اسپر بے انتہا

www.novelsclubb.com

بچ رہی تھی۔وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔علیزے کنفیوز سی ہو رہی تھی اسکی نظروں سے۔وہ...انکل بول کر گئے تھے آپ مجھے کہیں گھمانے لے کر جائیں گے

۔

اچھا کدھر ؟وہ اسکا بازو پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔

علیزے گھبرا گئی تھی۔کیا ہے دور ہو کر بات کرنا نہیں آتی۔وہ تیزی سے بولی تھی۔

اسکی بات پر احد کو ہنسی آگئی تھی۔اچھا اور اس دن جو تم چپک رہی تھی وہ۔؟

وہ شرارت سے بولا۔وہ تو بس میرا دماغ خراب تھا۔وہ کندھے اچکا کر بولی۔

ہاں یہ تو ہے۔وہ اسکی سرخ ہوتی چھوٹی سی ناک دبا کر بولا۔افففف درد ہوتی ہے۔وہ چڑ کر بولی۔وہ ہنس دیا۔اچھا ٹھیک ہے بتاؤ کدھر جانا ہے تمھیں؟وہ مسکرا کر بولا۔

وہ اسکو آج اچھی لگ رہی تھی۔

دل چاہ رہا تھا اسکی ساری باتیں مان لے۔اممم ہم سینما جائیں۔؟وہ چہک کر بولی۔

ہاں کیوں نہیں۔اس نے سر ہلایا۔ چلیں؟ نہیں پہلے میں چینج کروں۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر جانے لگا۔ارے رکیں تو؟ میں آتی ہوں آپکے لئے ایک سرپرائز ہے۔وہ نیچے سے چلائی۔اچھا۔؟ وہ وہیں رک گیا۔وہ پھولی سانسوں سے اسکو دیکھنے لگی۔میں جب بلاؤں تب آنا۔وہ اسکو کہتی اندر چلی گئی۔

احد کی نظر ایک پتھر پر پڑی تھی۔وہ اسکو اٹھانے کو جھکا تھا۔اور جونہی اس نے اسکو اٹھایا تھا۔اور کھینچا تھا اندر سے ایک چیخ برآمد ہوئی تھی۔آ...احد بے ڈر کر ہاتھ کھینچا تھا اور اندر دیکھا۔جہاں علیزے چیخ رہی تھی اور ادھر سے ادھر چکر مار رہی تھی۔

وہ ایک ہی جست میں اندر پہنچا تھا۔؟کیا ہوا؟ وہ چھپکلی۔تم نے اس پتھر کو کیوں کھینچا؟ وہ چلائی تھی روتے روتے۔احد کی سمجھ میں ساری بات آگئی تھی وہ دور ہو گیا تھا۔

علیزے بار بار اپنے کپڑے جھاڑ رہی تھی بالآخر اسکو چھپکلی اپنے کندھے پر نظر آئی تھی۔

ا... حد ہٹاؤ اسے پلیز ہٹاؤ۔ وہ چھلانگیں مار مار کر چیخ رہی تھی۔

احد نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔ تم نے خود ہی ایسا کیا ہے اب بھگتو۔ وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا۔ شاید اسکی بد قسمتی کہہ لیں۔ وہاں بھی پتھر رسی سے بندھا پڑا تھا۔ وہ جونہی اندر گیا تھا۔ اسکا پاؤں رسی پر پڑا تھا اور اوپر سے مینڈک اچھلتا ہوا اس پر گرا تھا۔ آ... احد چیختا ہوا باہر نکلا تھا۔

علیزے نقلی چھپکلی پھینک چکی تھی۔

اور اب اسکو ڈرتا ہوا دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

پورے کمرے کا وہ ادھر سے ادھر چکر مار رہا تھا۔ ہٹاؤ اسے؟ وہ دھاڑا تھا۔ علیزے وہیں کھڑی رہی۔

احد نے ڈرتے ڈرتے اپنے سر پر ہاتھ رکھا جہاں نقلی ہی مینڈک تھا۔اس نے اسکو ہاتھوں میں پکڑا اور اپنے سامنے کیا۔جو نہی اسکو لتا چکا وہ نقلی ہے۔احد کا پارہ آسمان کو پہنچ گیا تھا۔

تم.... قتل ہو جاؤ گی آج میرے ہاتھوں سے۔وہ.لا یا تھا۔اور اسکے پیچھے بھاگا جو نیچے تیزی سے بھاگ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ پیپر زچیک کر رہا تھا جب علیزے کرسٹی کو ہاتھوں می لئے اندر آگئی۔

کیا کر رہے ہو؟وہ سوالیہ اندازمی بولی۔احد نے جواب دینے سے اجتناب کیا تھا۔

بتاؤ نا؟وہ اسکے پاس جا کر بیٹھ گئی اور اسکے کندھے سے لگ گئی۔احد نے ایک گھورتی سے اسکو نوازا اور دوبارہ سے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔کیا ہے ناراض ہیں؟ جب کافی دیر تک اسکا جواب نہیں ملا تو علیزے جھنجھلا گئی تھی۔خدا کے لئے میری ماں خاموش ہو جاؤ کچھ دیر کے لئے مجھے کام کرنے دو۔

وہ جھنجھلا کر بولا۔ مجھ سے خاموش نہیں رہا جاتا نا پلیز بات کریں نا مجھ سے۔

وہ منہ بسور کر بولی۔ اس نے پیپرز اور بال پوائنٹ کو ایک سائیڈ پر رکھا اور اسکی جانب متوجہ ہوا تھا۔

ہوں. بولو کیا بات کرنی ہے؟ وہ سنجیدہ صورت لئے بولا۔

کچھ بھی۔ وہ بالوں کو انگلیوں میں لپیٹے ہوئے بولی۔

دیکھو علیزے مجھے اور بھی کام ہوتے ہیں ہر وقت تمھاری فضول باتیں ہی سننی نہیں ہوتی تو پلیز کچھ دیر تم باہر چلی جاؤ مجھے کام کرنے دو۔

وہ دوبارہ سے پیپرز پکڑتے ہوئے بولا۔ اچھا بتائیں تو کیا کر رہے ہیں؟ بغیر کسی شرمندگی کے وہ پھر بولی۔ پیپرز چیک کر رہا ہوں۔ وہ مصروفیت سے بولا۔

تھک نہیں جاتے آپ؟ وہ اسکی جانب دیکھ کر بولی۔ وہ مسکرا دیا۔

تھک تو جاتا ہوں پر کام تو کرنا ہے نا۔ وہ کندھے اچکا کر بولا۔

اس نے سر ہلا دیا۔اور اسکے کندھے پر سر رکھ کر اسکو کام کرتا دیکھنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علیزے تمھارے ہزبینڈ تو اتنے کیوٹ ہیں یار۔گاؤں سے آئی اسکی کزن رمشا نے کہا۔علیزے جو مرسٹی کو پیار کر رہی تھی اسکی بات پر چونکی۔

ہزبینڈ میرے ہیں پسند تمھیں آرہے ہیں؟ خیریت تو ہے؟علیزے عام سے لہجے میں بولی،

ارے نہیں سب ٹھیک ہے۔وہ ہنس کر بولی۔علیزے نے سر ہلا دیا۔تمھارا خیال رکھتے ہیں یہ؟ وہ ورزش کرتے احد کو گھور کر بولی۔

کیوں تمھیں کیا ہے؟اپنی بات کا الٹا جواب پا کر رمشا کو تپ چڑھ گئی تھی۔

تم واقعی ہی اجڈ گنوار ہو اور یہ بیچارا پڑھا لکھا لیکچرار۔وہ علیزے پر چوٹ کرتے ہوئے بولی تھی۔

اسکی بات سن کر علیزے چونکی تھی اور اسکو دیکھا تھا۔ جانے وہ کیوں آج اسے کم پڑھا لکھا ہونے کا طعنہ دے رہی تھی۔ رمشا ایف اے پاس تھی جبکہ علیزے نے میٹرک کیا تھا اور سرمد صاحب نے اسکی پڑھائی روک دی تھی۔

اس نے افسوس سے رمشا کو دیکھا۔ اسکی آنکھوں یکا یک نمکین پانی سے بھر گئی تھیں ۔

اندر آتا احد چونکا۔ ارے کیا ہوا علیزے؟ وہ فوراً اسکے پاس آیا تھا۔ محبت کا رشتہ نا سہی انسانیت کا تو تھا نا۔

علیزے نے نفی میں سر ہلایا۔ رمشا نے پریشانی سے ادھر ادھر دیکھا۔ کہ کہیں وہ احد کو بتا نا دے۔

احد نے پاس پڑے سینٹرل ٹیبل سے جگ اٹھا کر اسکے لئے گلاس میں پانی بھرا اور اسکو دیا۔ علیزے نے منع کر دیا۔ چاکلیٹس بھی دوں گا پھر جلدی سے لے لو۔ اس

نے چاکلیٹس کا لالچ دیا تھا۔علیزے نے فوراپانی کا گلاس پکڑ لیا تھا۔اور غٹا غٹ پی گئی تھی۔

رمشا رشک سے علیزے کو دیکھ رہی تھی۔کس قدر خوشنصیب تھی وہ جو اتنے ب ٥ ے گھر میں آئی تھی اور اس سے بڑھ کر اس قدر اچھا شوہر۔

چلو شاباش تم سونے جاؤ علیزے تھک گئی ہو۔اس نے علیزے کو اٹھنے کو کہا۔پر یہ میری کرسٹی اسکو تو نیند بھی نہیں آرہی؟وہ سوسو کرتے بولی۔وہ مسکرادیا۔اسکو مجھے دے دو۔پر اگر اسکو کچھ ہوا نا تو جھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔اس نے احد کو وارن کیا تھا۔اس نے سر ہلا دیا۔علیزے اوپر چلی گئی۔

احد ایک بات پوچھوں آپ سے؟رمشا نے جاتی ہوئی علیزے کو دیکھ کر کہا۔

ہاں ضرور پوچھو؟

آپکو کبھی افسوس نہیں ہوتا کہ آپکے بابا نے اتنی کم عمر اور جاہل لڑکی سے شادی کر دی جبکہ آپکے بھی کچھ خواب ہونگے۔

"ہوتا ہے کبھی ایسا میرے ساتھ مجھے ایسا ہی لگتا ہے۔ مگر جو قسمت میں ہوتا ہے وہی ملتا ہے ہمیں پھر چاہے ہم کسی اور کے لئے کتنی ہی ایڑیاں رگڑ لیں مگر جو جوڑے آسمان پر بن گئے وہ پتھر پر لکیر ہیں۔ بس یہی سوچ کر میں خاموش ہوں اور دوسری بات مجھے اچھا لگتا ہے علیزے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو ماننا۔ وہ نا سمجھ سہی۔ پر ہے تو میری بیوی؟ مجھ پر اسکے کئی حقوق ہیں جنکو مجھے ادا کرنا ہے۔ علیزے مجھے ہر حال میں پسند ہے۔ اب وہی تو میرا النصیب ہے۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔ رمشا نے گہری سانس بھری۔ "شاید آپ نے اپنی زندگی خراب کر لی ہے۔" "ہو سکتا ہے مگر فلحال مجھے ایسا کچھ محسوس نہیں ہو رہا۔" وہ گہری سنجیدگی سے بولی۔ "اسکا اندازہ تو آپکو بہت جلد ہو جائے گا احد۔" وہ مسکرا دیا۔ آپ فکر نا کریں اللہ مالک ہے۔ وہ ہنس دیا۔ اسکی بات سن کر رمشا کو تپ چڑھ گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

مجھے کیوں فکر ہو گی میں تو علیزے کی وجہ سے پریشان ہوں۔کہ اتنی بڑی عمر کے لڑکے سے اسکی شادی ہو گی ہے پتا نہیں نبھا ہو پ آئے گا کہ نہیں۔"؟ضروری تو نہیں نقصان لڑکے کا ہی ہو۔لڑکی کا بھی تو ہوتا ہے؟ وہ کندھے اچکا کر بولی۔

اسکی بات سن کر احد سوچ میں پڑ گیا تھا۔خیر چھوڑیں آپ اسکی فکر کرنے کے لئے بہت لوگ ہیں۔"آپ پہلے ہی اتنی کمزور ہیں اور ہو جائیں گی۔"احد نے اسکے کمزور سے جسم کی طرف اشارہ کیا اور ہنس دیا۔"رمشا شرمندہ ہو گئی تھی۔

اوکے میں چلتا ہوں فریش ہونے۔علیزے کو بھی دیکھتا ہوں۔وہ کرسٹی کو پیار سے سہلاتے ہوئے بولا اور اوپر چلا گیا۔

دونوں ہی نک چڑے ہیں۔اس نے تلخی سے سوچا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احد گہری نیند میں سو رہا تھا جب علیزے کے رونے کی آواز پر آٹھ گیا۔

کیا ہو گیا اب؟سخت جھنجھلائی ہوئی آواز میں وہ بولا۔

یہ.. یہ میرے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا ہے۔وہ روتے ہوئے بولی۔

احد بغیر شرٹ کے نیچے آگیا اور اس کے پیر کو اپنی گود میں رکھا۔

اس لے نکالنے سے پہلے ہی وہ چیخ. آ شروع ہو گئی تھی۔

اچھا بس بس.. روؤمت آرام سے نکالوں گا۔وہ اسکو تسلی دیتا بولا۔

ن.. نہیں.. وہ روتے بولی۔وہ ہنس دیا۔ارے وہ دیکھو وہ کیا ہے۔ایک دم احد نے پریشان سی آواز لئے اسکی نگاہ سامنے دلائی۔علیزے نے جونہی سامنے دیکھا اس نے اسکا کانٹا نکال لیا تھا۔حیرت انگیز طور پر علیزے کو محسوس بھی نین ہوا تھا۔

یہ کیا کب نکالا؟علیزے خوشگوار حیرت لئے بولی۔

وہ مسکرا دیا جب تم سامنے دیکھ رہی تھی۔وہ مسکرا کر بولا۔علیزے نے یاہو کا نعرہ بلند کیا اور اسکو ہگ کر لی تھا۔احد نے مسکرا کر اسکو دیکھا۔جو بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔

اس نے مسکرا کر اسکی کمر کے گرد بازو حمائل کر دئے تبھی رمشا اندر آگئی تھی۔

علیزے دور نہیں ہوئی تھی۔ سوری میں غلط ٹائم پر آگئی۔

رمشا نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

وہ ہنس دیا۔ نہیں آؤ تم۔

علیزے نے گھور کر اسکو دیکھا مگر احد سے دور نہیں ہوئی تھی۔ احد نے اسکی کمر کے گرد اپنا بازو حمائل کیا ہوا تھا۔ اور کھڑا تھا۔

یہ... یہ گندی ہے احد۔ مجھے جاہل کہہ رہی تھی۔ علیزے نے منہ بسور کر کہا۔ رمشا اپنی جگہ ششدر رہ گئی تھی جبکہ احد نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔ ارے نہیں پاگل وہ تو اتنی اچھی ہیں۔

احد سمجھا تھا وہ انکی باتیں سن چکی ہے۔ تبھی کہہ رہی ہے ایسا۔

www.novelsclubb.com

علیزے چلو کہیں اطہر چلیں ہم تینوں تم تیار ہو جاؤ اچھا سا۔ احد نے اسکو کہا۔ اور خود اہل ای ڈی پر خبریں لگا دیں۔ رمشا اسکا کمرہ دیکھنے لگی۔ وائٹ اور پرپل کلر سے پورا کمرہ سجا تھا۔ پرپل کلر کے دبیز پردے گلاس والز پر لگے تھے۔

جہازی سائز بیڈ پر شکن آلود بیڈ شیٹ پڑی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل پر زنانہ استعمال کی کاسمیٹکس کا ساز و سامان پڑا تھا۔ الماری کے سامنے کھڑی علیزے کپڑے دیکھ رہی تھی۔ کپڑوں سے بھری الماری میں ایک طرف تمیز سے علیزے اور دوسری طرف احد کے کپڑے پریس ہوئے ہینگ تھے۔ اسے علیزے پر رشک آیا تھا۔

علیزے نے ہلکے یلو کلر کا فراک نکالا تھا جو بلکل سادہ تھا۔ اور ٹراؤزر۔ اوپر وائٹ اور یلو ہی سکارف لے کر واشروم میں. چلی گئی۔

رمشا آپ بور تو نہیں ہو رہیں؟ احد نے اس سے پوچھا جو کمرے کو گھور رہی تھی۔

نہیں۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد گھنے لمبے بالوں کو کمر پر بکھیرے وہ باہر آئی۔

www.novelsclubb.com

احد نے اسکو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا تھا۔ رمشا نیچے چلی گئی۔ احد مسکرا دیا اور اسکے پاس گیا ۔ جو بالوں کو برش کر رہی تھی۔ کیا کر رہی ہو؟ وہ مسکرا کر بولا۔ نظر نہیں آرہا؟ وہ ایک آئی برو اٹھا کر بولی۔ احد مسکرا دا۔

نہیں تم دکھا دو۔ سوری میں کوئی ہیلپ نہیں کر سکتے اپنی آئی سائیڈ چیک کروائیں ڈاکٹر ہی کچھ کرے گا۔ وہ سنجیدگی سے بولی۔ احد نے سامنے پڑا ڈائمنڈ کا نیکلس اٹھایا ۔ جس میں ایک دل بنا تھا جو ڈائمنڈ کا تھا۔ اس نے علیزے کی صراحی دار گردن میں ڈال دیا تھا۔ علیزے نے اسکو گھور کر دیکھا۔ دور ہٹو۔ اس نے گھور کر کہا۔ احد فورا دور ہوا مبادہ وہ ہاتھ میں لیا برش اسکے سر میں ہی نا مار دے۔

نیچے آجانا۔ وہ کہہ کر نیچے چلا گیا۔ علیزے نے جھک کر پلو ہی سینڈل پہنے اور حجاب پن اپ کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ نیچے آئی تو رمشا اور احد لڈو کھیلنا شروع ہو چکے تھے۔ چلیں؟ وہ چہک کر بولی۔

ہوں چلو۔احد اٹھتے ہوئے بولا۔اس نے وائٹ شرٹ اور نیوی بلیو لیدر کی جیکٹ اور جینز پہنی تھی۔ بالوں کو سلیقے سے سیٹ کئے وہ کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

علیزے نے اسکے ہاتھ می ہاتھ ڈال لیا تھا جیسے کوئی پانچ سال کی بچی کسی اپنے کے ڈال لیتی ہے۔

ہم کہاں جائیں گے احد؟ وہ ادھر ادھر دیکھ کر بولی۔

پارک چلے گے۔وہ آنکھوں پر گاگلز لگا کر بولا۔

پر مجھے شاپنگ بھی کرنی ہے۔"وہ بضد ہوئی۔

"اچھا کر لیں گے۔"اس نے مختصر کہا۔

وہ گاڑی تک پہنچ گئے تھے۔"اچھا احد تم تو اپنی بیوی کے ساتھ ابھی مصروف ہو گئے ادھر جا کر تو مجھے سرے سے ہی فراموش کر فوگے۔"رمشا طنزیہ بولی۔

ایسی بات نہیں ہے تمھیں پتا تو ہے اسکا۔"وہ گاڑی کا لاک کھولتے بولا۔

www.novelsclubb.com

علیزے نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا۔ "کیا ہوا"؟

کچھ نہیں۔ "بیٹھو۔" فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اس نے علیزے جو کہا۔" وہ سر ہلا کر بیٹھ گئی۔ رمشا بھی پیچھے بیٹھ گئی۔" احد نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احد وہ دیکھو مجھے اس جھولے میں بیٹھنا ہے۔"علیزے نے ہوا میں لہراتے جھولے کی جانب اسکی توجہ دلائی۔"علیزے یار کیا بچپنا ہے کتنی دیر سے جانے تم نے کتنے ☆ جھولے لے لئے ہیں؟ وہ چڑ گیا تھا۔ اسکی بچوں والی فرمائشوں سے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احد نے اسکو ڈانٹا۔ رمشا ہنس دی۔ علیزے نے منہ بسور لیا۔ اور جا کر سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ وہ دھیرے سے اسکے پاس گیا۔

www.novelsclubb.com

تم ڈر جاؤ گی علیزے؟ وہ نرمی سے بولا۔ "نہیں آپ جب تک ہیں مجھے ڈر نہیں لگے گا۔" وہ سامنے دیکھتے بولی۔ اسکی بات سن کر احد کو ہنسی تو بہت آئی مگر اس نے روک لی۔

اچھا بس چلو اٹھو۔ علیزے نے خوش ہو کر اسکو دیکھا اور کھڑی ہو گئی۔

جھولے کی ٹکٹ لے کر وہ لوگ جھولے کی جانب بڑھے۔ "رمشا نے آنے سے "انکار کر دیا تھا۔ "اور وہیں بیٹھ گئی۔

رکیں احد پہلے مجھے جانے دیں۔ وہ چڑھتے ہوئے بولی۔ "آئے ہائے یہ خوبصورت چہرہ۔ "ایک لڑکے نے علیزے کی جانب فقرہ اچھالا تھا۔ "احد کو بہت غصہ آیا تھا "۔ "علیزے اترو۔ "اس نے سرخ چہرے سے کہا تھا۔ "پر... وہ منمنائی۔

"پر ور کچھ نہیں چلو۔ "وہ دبے دبے لہجے میں بولا۔

"علیزے اترا چہرہ لئے نیچے آگئی۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر دوسری جانب آگیا۔ "؟نقاب کیا کرو ورنہ تمھیں کہیں نہیں لے

"کے جاؤں گا میں۔ "اس نے علیزے کو وارن کیا۔

علیزے نے سر ہلا دیا۔ "اور سکارف کے ایک سائیڈ پر بچے تھوڑے سے دوپٹے

سے نقاب کر کے پن اپ کر دیا۔ "احد اسکے فوراماں جانے پر حیران رہ گیا۔ "چلو

تمھیں آئسکریم کھلاؤں۔ "؟احد کا موڈ خوش گوار ہو گیا تھا۔ "نہیں پیک کروالیں

گے۔ "اس نے آنکھیں مٹکا کر کہا۔ "؟اس نقاب کا بھی کیا فائدہ تم تو آنکھوں سے

ہی لوگوں کو دیوانہ بنالو۔ "رمشا نے اسکے آنکھیں گھمانے پر کہا۔ "احد مسکرادیا اسکو

"دیکھ کر۔

"وہ لوگ گاڑی کی جانب بڑھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علیزے آئسکریم کھا رہی تھی۔ اسکی اپر لپس پر آئسکریم لگ گئی تھی۔ احد جو پیپر

"چیک کر رہا تھا۔ جو نہی علیزے پر نظر گئی مسکرادیا۔

www.novelsclubb.com

"بھئی بندہ تمیز سے ہی کھالیتا ہے؟ وہ علیزے کو تنگ کرنے کو بولا۔

علیزے نے اسکو ایک نظر دیکھا اور پھر سے مصروف ہو گی۔

"ایک بات تو بتائیں۔؟ وہ آئسکریم کھاتے ہوئے بولی۔

"ہاں بولو؟ وہ مسکرا کر بولا۔ آپ کی یونیورسٹی میں فیمیل لیکچرار بھی ہو نگی نا؟

وہ اب مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ ہو کر بولی۔

اس نے سر ہلایا۔

"ہاں وہ تو ہیں۔ "پر کیوں"؟ اس نے جواب کے ساتھ ہی سوال بھی کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

" کہیں آپ کا ان میں سے کسی سے کوئی افیئر تو نہیں نا؟

"اس نے تیکھی نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔

" لاحول شرم کرو تم کچھ اپنے شوہر سے کیسی باتیں کر رہی ہو۔؟"

وہ جھنجھلا کر بولا۔"مجھے ضروری لگا پوچھنا۔"وہ کندھے اچکا کر بولی۔"احد مسکرادیا

۔

اس نے علیزے کے خوبصورت ہاتھ کو تھام لیا تھا۔ویسے تمھارے ہوتے اب میں کسی اور کی طرف کیسے دیکھ سکتا ہوں؟وہ شرارت سے بولا۔

کیوں شادی کے بعد آپکی شکل بگڑ گئی ہے۔؟یا آنکھیں خراب ہو گئی ہیں۔؟وہ آئسکریم کھاتے ہوئے کندھے اچکا کر بولی۔

ایک تو تم سے رومینس بھی نہیں کیا جاسکتا۔احد نے چڑ کر اسکا ہاتھ چھوڑا اور پیپرز پر جھک گیا۔وہ کیا ہوتا ہے؟علیزے بھنویں سکیڑ کر بولی۔علیزے سو جاؤ۔اس نے رعب دار آواز میں کہا۔

علیزے نے گھور کر اسکو دیکھا اور تیز آواز میں کارٹون لگا لئے۔تم سے بات کرنا ہی فضول۔وہ پیپرز اٹھاتے ہوئے تنک کر بولا۔

تومیں نے کب کہا کریں۔ وہ کندھے اچکا کر آرام سے بولی۔

احد نے اسکو گھورا اور باہر چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆

علیزے کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی۔ "احد یونیورسٹی جانے کو نیچے آیا تو

"علیزے نے اپنا چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔ شاید وہ جھجک رہی تھی۔ وہ مسکرا دیا۔

"اور ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔ "علیزے ناشتہ لاؤ۔

"وہ گلا کھنکھار کر بولا۔

"جی لائی۔" وہ پھنسی پھنسی آواز سے بولی۔

" جونہی وہ اسکے لئے ناشتہ لائی احد نے اسکی چوڑیوں سی سجی کلائی تھام لی

www.novelsclubb.com

علیزے نے بے چارگی سے اسکو دیکھا۔"احد کو اس پر ترس آگیا تھا تبھی اسکی کلائی چھوڑ دی۔"

اس نے ناشتہ دیکھا تو ابکائی آتے آتے رکی۔"پراٹھا سارا جلا ہوا اور آملیٹ آدھا کچا آدھا پکا۔"

اس نے ایک نظر اسکو دیکھا۔"جو مسکرا رہی تھی۔"آپکو پتا ہے بابا میری اتنی تعریف کرتے تھے کہ اتنا اچھا ناشتہ بناتی ہے میری بیٹی۔"

وہ تفاخر سے بولی۔"واقعی اس ناشتے پر تو فخر ہی کیا جا سکتا ہے۔"وہ بے چارگی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔"

"کیا ہوا کھا تو لیں؟"وہ منہ بنا کر گویا ہوئی۔

"بہت شکریہ تمھارا۔"

"وہ طنزیہ کہتا چلا گیا۔"

www.novelsclubb.com

"اونہہ کتنا دماغ خراب ہے اس کھڑوس کا۔

"چڑ کر کہتی علیزے اندر واپس آگئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پر تایا جان وہ تو مجھ سے بات ہی نہیں کرتے ہیں۔" وہ بے چارگی سے بولی۔

علیزے تمھیں خود پر دھیان دینا چاہئے۔" اسکا خیال رکھنا چاہئے" دیکھنا پھر وہ بلکل

"سہی ہو جائے گا۔" انھوں نے اسے سمجھایا۔

"وہ کافی دیر سے علیزے کو سمجھا رہے تھے۔

"ٹھیک ہے تایا جان میں وہی کروں گی۔" اس نے سمجھداری سے کہا۔

اوکے اللہ حافظ تایا جان۔" اس نے فون بند کر کے باہر دیکھا۔" جہاں سے کرسٹی

بھاگی ہوئی آرہی تھی۔ اسکے پیچھے کتا جو کل شام ہی احد لایا تھا۔" بھاگا آرہا تھا۔"

"علیزے کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"احد۔" وہ چلائی تھی۔

پر وہ یونیورسٹی گیا تھا۔" اس نے کرسٹی کو گود میں اٹھایا اور صوفے پر چڑھ گئی۔" کتا مسلسل انکو دیکھ دیکھ کر بھونک رہا تھا جیسے انکے نیچے آنے کا انتظار میں ہو۔" اس نے فوراً احد کا نمبر ملایا۔

احد گھر آجائیں پلیز۔" وہ روتے ہوئے بولی۔" کیوں کیا ہوا؟ وہ فوراً پریشان ہو گیا تھا۔"

تبھی کتے نے جست لگائی تھی۔" فون علیزے کے ہاتھوں سے گر کر ٹوٹ گیا تھا۔" علیزے نے چیخ مار کر ہاتھ کانوں پر رکھ لئے۔" کرسٹی الگ میاؤں میاؤں کر رہی تھی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یار پروفیسر اظہر پلیز آپ لیکچر اٹینڈ کر لیجئے گا میرا۔" وہ تیزی سے کہتا نکل گیا۔"

"ارے سنو تو احد۔" عجیب لڑکا ہے۔

"وہ بڑبڑاتے روم میں چلے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جونہی اندر داخل ہوا۔"اسکا قہقہہ چھوٹ گیا تھا۔"علیزے نے رو رو کر برا حال کیا ہوا تھا۔"وہ کرسٹی کو گلے لگائے بیٹھی تھی۔"اور جونہی کتا بھونکتا وہ بھی چیخنا شروع ہو جاتی۔"

"ہے ٹوم۔"اس نے پیار سے ٹوم کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا۔

وہ اسکا لمس پا کر مطمئن ہو گیا تھا۔"اس نے ٹوم کے گلے میں بندھا پٹہ پکڑا اور باہر بڑھ گیا۔"علیزے کرسٹی کو لئے نیچے اتری۔"اور جھانک کر باہر دیکھا۔"جہاں کتے کو واحد باندھ رہا تھا۔"

اسکو اسکی جگہ پہ چھوڑ کر آئیں۔ہونہہ اتنا ذلیل ہے یہ کتا کسی اچھی جگہ پر آ کر انکا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔علیزے سخت تنگ آ گئی تھی اس سے تبھی ناک چڑھا کر بولی۔

احد نے اسکو گھور کر دیکھا۔ تمھارے کہنے پر تو میں ہر گز نا چھوڑ کر آؤں اسے۔

کیوں؟ مجھ سے کیا دشمنی ہے آپکی؟ وہ دونوں ہاتھ کمر پر جما کر بولی۔

" دشمنی کیا انفیکٹ مجھے تو تم میری سب سے بڑی دشمن لگتی ہو۔

وہ ناک سے مکھی اڑانے کے انداز میں بولا۔

ہاہ.... شرم آنی چاہیئے آپکو۔ میرے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں ہے۔ وہ منہ پھلا کر کہتی کمرے میں چلی گئی۔

اللہ اب اس بلا کو مجھے ساری زندگی برداشت کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ تنگ آکر کہتا کچن میں آیا۔ بے حد بھوک لگی تھی۔" مگر فریج بلکل خالی تھا۔ محترمہ علیزے نے کچھ پکانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

اور جو فریج میں پڑا تھا وہ ان سے یوں فریج میں رکھا خراب ہوتا برداشت نا ہوا تو وہ بھی کھا گئیں۔ رمشا بھی جا چکی تھی واپس گاؤں۔ اب پھر گھر خالی تھا۔ صرف وہ اور

احد تھے گھر۔احد نے گھور کر کمرے کے دروازے کو دیکھا جو ادھ کھلا تھا۔بھوک سے پیٹ میں چوہے ناچ رہے تھے۔

وہ اوپر چلا آیا۔علیزے تیز آواز کئے میوزک سن رہی تھی۔

تمھیں پتا بھی ہے کہ شوہر کو کھانا بھی بنا کر دینا ہوتا ہے؟احد نے قدرے غصے سے کہا تھا۔

دیکھیں بیوی اپنی جگہ مگر میں ہرگز آپکی نوکرانی بننا پسند نہیں کروں گی۔

وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔احد کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

واٹ از دی مین مس علیزے؟ کھانے پکا کے دینے سے کوئی کسی کا نوکر بن جاتا ہے؟مجھے تو آج پتا چلا ہے یہ؟وہ طنزیہ بولا۔

علیزے نے تنک کر اسکو دیکھا۔پلیز احد جی آپ یہ باتیں باہر جا کر کریں مجھے ڈسٹرب مت کریں۔میں. میوزک سن رہی ہوں۔سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بڑبڑاتی ہینڈ فری لگا گئی۔احد کچھ دیر کھڑا اسکو گھورتا رہا پھر پیر پٹختا نیچے چلا گیا۔

علیزے حسب عادت گنگنا تے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کو احد باہر بیٹھا ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔جب وہ دھڑام سے کرسی پر آ بیٹھی۔

احد نے ہلکی سی آنکھ کھول کر اسکو دیکھا پھر دوبارہ سے بند کر لی۔

!!جاہل لڑکی۔

وہ ہلکے سے بولا۔

!!جاہل لڑکا۔۔

اس نے بھی دوبدو کہا تھا۔

احد کی دونوں آنکھیں پٹ سے کھل گئی تھیں۔

تمھارے اماں ابا نے تمھیں تمیز نہیں سکھائی کہ شوہر سے کیسے بات کرتے ہیں؟

احد نے اسکو گھور کر دیکھ کر کہا۔

سکھائی تو ہے پر یہ بھی سکھایا ہے کہ زیادہ سر پر مت چڑھانا۔

اس نے ایسے کہا جیسے بہت ہی اہم بات بتا رہی ہو

وہ سر پیٹ کر رہ گیا۔

. یہ گاؤں کے لوگ حد سے زیادہ بد تمیز ہوتے ہیں۔ وہ غصے سے سوچنے لگا

ویسے آپ تو مجھے لگتے بھی ایسے ہی ہیں۔ تھوڑی سی اہمیت دے دو تو بس سر پر چڑھ جاتے ہیں۔ وہ کندھے اچکا کر بولی۔

ت.. تمھیں میں ایسا لگتا ہوں؟ مارے صدمے کے احد کے منہ سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔

!! ایسا میں نے نہیں کہا... ایسا تو رمشا نے کہا۔

اس نے فوراً تردید کی۔

کیا۔؟احد کا غصے کے مارے چہرہ سرخ ہو گیا۔

جی ہاں۔اس نے سر ہلا کر کہا۔

وہ تو خود مجھے ایسی لگتی ہے۔وہ چڑ کر بولا۔

اچھا میں جا رہا ہوں ٹوم کو لے کر سیر پر تم یہیں رہنا کہیں مت جانا۔

اس نے علیزے کو خبردار کیا۔

علیزے نے سر ہلا دیا۔وہ ٹام کی رسی کو کھولتا باہر بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

وائٹ شارٹ اور وائٹ ہی شرٹ میں بالوں کو ایک ہاتھ سے سہی کرتا وہ نکل گیا۔

علیزے وہی بیٹھی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

علیزے کی. نظر درخت پر بیٹھی چڑیا پر پڑی جو چھوٹی سی چڑیا کو کھانا کھلا رہی تھی۔وہ
کچھ دانے اپنے منہ میں لیتی اور چھوٹی چڑیا کے منہ میں ڈال دیتی۔

ہاہ... کتنی پیاری چڑیا ہے ابھی پکڑتی ہوں اسکو۔

علیزے نے سوچا اور فورا درخت کی طرف بڑھی۔

چوکیدار اسکو درخت پر چڑھتا دیکھ کر فورا بھاگتا ہوا آیا۔

بی بی جی یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔؟" گر جائیں گیں۔

تم پر نہیں گروں گی دفعہ ہو جاؤ۔ علیزے چڑ کر بولی۔

چوکیدار اسکی بات پر شرمندہ ہو گیا۔

بی بی جی صاب جی امارے سے ناراض ہونگے جی نیچے آجائیں۔ وہ پریشانی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

میں تمھارے سر پر یہ چڑیا کا گھونسلا پھینک دوں گی چلے جاؤ۔

وہ پوری طاقت سے چلائی تھی اسکے چلانے اور حرکت کرنے سے نیچے سے شاخ ٹوٹ گئی تھی جس کے باعث اسکا پاؤں لٹک گیا تھا اور اب وہ پوری کی پوری اوپر والی شاخ کے اوپر انحصار کر رہی تھی۔

ہائے مجھے بچاؤ۔بچاؤ۔وہ چلانے لگی تھی۔

چوکیدار الگ پریشان کھڑا تھا کہ کیا کرے۔

اس نے زور زور سے پاؤں ہلانا شروع کئے جس کی وجہ سے اسکا ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔

اور وہ نیچے آگری تھی۔ مگر اس نے بروقت اپنا سر اوپر کو کر لیا تھا۔

اندر آتا احد دوڑا ہوا آیا۔یہ کیا ہوا۔؟وہ چلایا تھا۔صاب جی ام نے تو منع کیا تھا بیگم صائبہ کو مگر انھوں نے امارا بات نہیں مانا اور نیچے گر گئیں۔

چوکیدار نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

احد نے اسکو گھورا تھا۔

م..میں تو بس وہ چڑیا پکڑ رہی تھی۔

علیزے منمنائی۔بکواس بند کرو۔وہ دھاڑا۔علیزے کی وہیں بولتی بند ہو گئی تھی۔

دفع ہو جاؤ تم۔اس نے چوکیدار کو ڈانٹا۔

www.novelsclubb.com

وہ فوراً چلا گیا۔علیزے سر جھکائے ڈر رہی تھی۔اس کے پاؤں سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔

احد نے ایک سخت نگاہ اس پر ڈالی۔اور زور سے اسکا ہاتھ دبوچا۔

اوہو آرام سے پکڑ نا نہیں آتا۔علیزے نے درد سے کراہ کر کہا۔

تم اس قابل ہی نہیں کہ آرام سے تمھیں ٹریٹ کیا جائے کہا تھا تمھیں کوئی شرارت نا کرنا کہیں مت جانا مگر تمھاری ان ٹانگوں کو سکون ہی کہاں ہے۔

وہ غصے سے بولا۔

علیزے نے گھور کر اسکو دیکھا۔

آنکھیں نیچے کرو۔احد نے اندر جاتے اسکو گھور کر کہا۔

اسی پل علیزے نے نظریں جھکا لیں تھی۔

اسکو کاؤچ پر بٹھا کر وہ فرسٹ ایڈ باکس لینے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

علیزے وہیں کاؤچ سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی۔ نیند سے آنکھیں بوجھل ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

احد نے ایک نظر اسکو دیکھا جو کسی بھی پل سونے والی تھی۔اور فرسٹ ایڈ باکس سے پٹی اور سپرٹ نکالی۔

اس نے روئی میں ہلکی سی سپرٹ لگائی اور اسکے زخم پر لگانے لگا۔علیزے سو گئی تھی ۔ تبھی شور نہیں مچایا تھا۔اسکے زخم کو صاف کر کے اس نے پاؤڈین لگا کر اس پر پٹی کر دی۔

فرسٹ ایڈ باکس بند کر کے وہ واپس اسکو رکھنے چلا گیا۔

واپس آیا تو وہ اسی پوزیشن میں لیٹی تھی اور سوئی ہوئی تھی۔

کاؤچ پر آڑھی ترچھی لیٹی وہ خود سے بے گانہ تھی۔

www.novelsclubb.com

لمبے بال کسی جھیل کی مانند کاؤچ سے لٹک رہے تھے۔ بڑے سے دوپٹے کو گلے میں ڈالے وہ ہلکا سا کسمسائی۔احد نے فورا نگاہ ہٹائی اور اسکو ہلکا سا ہلایا۔اندر آجاؤ علیزے ۔اس نے دھیرے سے کہا۔

اونہہ۔اس نے سوتے ہوئے منع کیا۔اور اسکی جانب پشت کر کے سو گئی۔

چاروناچار اس نے علیزے کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔اور کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

علیزے نے اسکی گردن کے گرد بانہیں ڈال لی تھیں اور اسکے سینے سے سر لگا کر سو گئی تھی۔احد ہلکا سا مسکرایا۔اور روم کا دروازہ کھول کر اسکو بیڈ پر لٹایا۔اس پر بلینکٹ ٹھیک کیا۔اور خود فریش ہونے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علیزے اٹھی تو ہلکی ہلکی سرخی آسمان پر پھیل گئی تھی۔سورج غروب ہو گیا تھا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا اور وال کلاک پر نگاہ کی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساڑھے آٹھ کا وقت تھا۔وہ دوپٹہ ٹھیک کرتی اور پیروں میں چپلیں اڑستی وہ باہر آگئی۔

بکھرے بالوں کو جوڑے میں لپیٹتی وہ سیڑھیاں اترنے لگی۔

احد کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا۔علیزے نے ناسمجھی سے اس لڑکی کی پشت دیکھی جانے کون تھی وہ۔وہ تیزی سے اسکے پاس گئی۔

وہملیحہ تھیں۔

ارے یہ کون ہے۔؟ملیحہ نے ایک رشک بھری نگاہ اسکے سراپے پر ڈالی۔

یہ..علیزے ہے۔میری وائف۔احد نے اسکے بارے میں بتایا۔

احد پلیز اب جھوٹ تو نا بولو۔؟

ملیحہ نے حیرت سے اسکو دوبارہ دیکھا۔

اتنی کم عمر لڑکی احد کی بیوی ہے۔؟

www.novelsclubb.com

علیزے یک ٹک اسی کو دیکھ رہی تھی۔ایک جلن کا احساس اسے اپنے وجود میں محسوس ہوا تھا۔

اس نے گھور کر ملیحہ کو دیکھا۔احد ہنس دیا۔

اور اسکے پاؤں کی جانب دیکھا۔اب ٹھیک ہو علیزے؟اس نے استفسار کیا۔۔

علیزے نے گھور کر اسکو دیکھا اور بنا جواب دئے پیر پٹختی اوپر چلی گئی۔جس کے نتیجے میں اسکا پاؤں مزید درد کرنے لگ گیا تھا۔

وہ رونے لگی گئی تھی۔

دیکھ لو یہ چھوٹی سی لڑکی کتنی بدتمیز اور آفت ہے۔

احد نے ہنس کر کہا۔

ملیحہ نے قہقہہ مارا۔ایسی بات نہیں ہے احد ابھی چھوٹی ہے مجھے تو اس میں بچپنا لگا ہے

۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی سی بڑی ہو گی تو دیکھنا بلکل ٹھیک ہو جائے گی تم خیال رکھا کرو اس کا بہت معصوم اور پیاری ہے۔

ملیحہ کے لہجے میں محبت تھی۔اسکی منگنی ہونے والی تھی وہ اسی سلسلے میں اسکو کہنے آئی تھی۔

احد نے سر ہلایا۔

اچھا میں چلتی ہوں تم اپنی بیگم کے پاس جاؤ۔ناراض ہو کر گئی ہے۔وہ ہنس دیا۔ہاں اب میری شامت آنے والی ہے۔

ملیحہ مسکراتی ہوئی چلی گئی جبکہ وہ ہنستا ہوا اوپر کمرے میں گھسا۔

مگر جاتے ہی علیزے نے روتے ہوئے اسپر تکیے اور کشن پھینکنے شروع کر دیے تھے

۔

ارے...رکو تو...ارے...ارے۔

وہ بیچارا ارے ارے کرتا رہ گیا تھا مگر علیزے تو سن ہی نہیں رہی تھی۔ وہ ہنستا ہوا اور اپنا بچاؤ کرتا ہوا علیزے کے پاس گیا جو اب گلدان پھینکنے والی تھی۔

کیوں بیوہ ہونے کا ارادہ ہے تمھارا۔؟ وہ ہنس کر بولا۔

علیزے نے آنکھیں صاف کیں۔ مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی کی نا تو آپکو قتل کر دوں گی میں۔

وہ نم آواز میں بولی۔

...وہ ہنس دیا۔ اچھا اچھا بس نا... سوری۔ یار وہ میری دوست

دوست نہیں معشوقہ بولیں۔ میرے سے تو کبھی ایسے پیار سے بات نہیں کی جیسے اس سے کر رہے تھے۔ میں تو جیسے آپکی کچھ لگتی ہی نہیں نا۔ وہ اسکی بات کاٹ کر بولی۔

احد نے نے

www.novelsclubb.com

بمشکل اپنی ہنسی روکی۔

ارے میری ماں معاف کرو مجھے۔وہ بیچاری تو اپنی منگنی کا انویٹیشن کارڈ دینے آئی تھی۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔

علیزے اسکو دیکھتی رہی۔سچ کہہ رہے ہیں نا۔؟وہ آنکھوں سے آتا نمکین پانی صاف کرتے ہوئے بولی۔اس نے سر ہلا دیا۔

اس نے سکون بھری سانس لی۔پھر اسکو دیکھا۔

احد اسی کو ہنسی روکے دیکھ رہا تھا۔

منہ کیا دیکھ رہے ہیں میرا۔یہ میرا پاؤں دیکھیں کتنا درد ہو رہا ہے دبائیں۔وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے بولی۔

www.novelsclubb.com

احد نے منہ کھول کر اسکو دیکھا۔یہ... یہ کیا کہہ رہی ہو۔تم چاہتی ہو میں تمھارا پاؤں دباؤں۔؟نہیں مطلب میں تمھارا اب پاؤں دباؤں۔؟وہ صدمے سے گنگ تھا۔

نہیں تو کیا آپکے علاوہ یہاں کوئی ہے دبائیں نہیں تو تایا جان کو بتاؤں گی۔

اس نے دھمکی دی۔احد نے چاروناچار اسکے پاؤں دبانا شروع کردیئے تھے۔اور اپنی قسمت کو کوس رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح انکی ملازمہ نے ناشتہ بنا کر رکھ دیا تھا اور انکو جگانے آئی تھی۔احد گہری نیند میں سو رہا تھا جبکہ علیزے اسکے سینے پر سر رکھے سوئی پڑی تھی۔

ملازمہ شرمندہ ہو گئی۔اور واپس جانے لگی مگر احد کی یونیورسٹی کا ٹائم ہو رہا تھا۔اگر نا اٹھاتی تو ڈانٹ پڑتی اور اگر اٹھا دیتی تو الگ۔آخر وہ جی کڑا کر کے احد کے پاس آئی۔

صاب جی...!!اس نے احد کو کئی آوازیں دی۔وہ تو نہیں مگر علیزے جاگ گئی۔

مندی مندی آنکھوں سے ملازمہ کو دیکھا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

بی بی جی وہ صاب جی کے یونوسٹی جانے کا ٹیم ہو گیا ہے۔

وہ اٹھ نہیں رہے۔

اچھا تم جاؤ میں اٹھاتی ہوں۔وہ منہ بناتی بولی۔

وہ واپس چلی گئ۔اس نے زور سے احد کو جھنجھوڑا تھا۔

اس نے فوراً اٹھ کر اسکو دیکھا۔

تمیز تو تمھیں آ ہی نہیں سکتی علیزے بیگم۔احد چیخ اٹھا۔زیادہ باتیں نا بنائیں ایک تو یونیورسٹی جانے کے لئے اٹھایا ہے اوپر سے مجھے ہی سنا رہے ہیں واہ۔وہ ہاتھ ہوا میں لہرا کر طنزیہ بولی۔

ہاں بہت بڑا احسان کیا ہے نا۔ وہ بڑبڑایا۔ جانا نہیں ہے۔؟ جب وہ دس منٹ تک نا اٹھا علیزے پوچھ بیٹھی۔

جانا ہے۔ وہ مختصر بولا۔

علیزے فوراً اسکے پاس آئی۔

بات سنیں۔۔!! وہ بیڈ پر بیٹھا تھا۔ علیزے نیچے بیٹھ کر اسکو دیکھ کر بولی۔

احد نے اسکو گھورا۔ پہلے تو اوپر آؤ پھر سنتا ہوں۔

وہ اسکو فوراً اوپر آنے کا کہہ کر بولا۔

وہ سر ہلاتی اوپر آئی۔

اب بولو۔۔؟

احد وہ نا.. آپ تو لیکچرار ہیں.. میں چاہتی ہوں میں آگے پڑھوں۔ مجھے بہت پڑھنے کا شوق ہے آپکو کبھی تنگ بھی نہیں کروں گی۔ وہ خوش ہوتے بولی۔

احد نے اسے غور سے دیکھا۔واقعی اگر وہ پڑھ لیتی تو اس وقت کافی حد تک میچور ہو چکی ہوتی۔

اچھا بس ٹھیک ہے آج بات کروں گا میں کالج میں تمھارے ایڈمیشن سے متعلق۔

اس نے فوراً کہا۔

کیا واقعی۔؟علیزے کے مارے خوشی کے پاؤں زمین پر نا ٹکتے تھے۔

ہوں۔اس نے سر ہلایا۔

آپ اتنے اچھے ہیں نارمشا سہی کہہ رہی تھی میں کتنی لکی ہوں۔وہ خوش ہوتے بولی

۔

احد نے مسکرا کر اسکو دیکھا۔اور اسکو خود سے قریب کیا۔علیزے نے مسکرا کر اسکو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

احد نے اسکے ماتھے پر پیار کیا تھا۔علیزے نے مارے شرم کے نظریں جھکا لیں تھی

۔

وہ مسکراتا ہوا واشروم چلا گیا۔علیزے نے سرخ چہرے سے اسکو جاتے دیکھا اور فوراڈریسنگ روم میں کپڑے چینج کرنے چلی گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ نیچے آیا تو علیزے اسی کا انتظار کر رہی تھی۔بلیک شلوار قمیض میں وہ بلکل سادہ تھی۔بریڈ پر جیم لگا ہوا تھا۔احد نے اسکو دیکھا۔جو نظریں جھکائے ناشتے میں مصروف تھی۔پھر خود بھی ناشتہ کرنے لگا۔صاب جی دوپہر میں کیا بناؤں۔؟انکی ملازمہ شہر بانو نے اس سے پوچھا۔

مجھ سے کیا پوچھ رہی ہو بیگم صاحبہ سے پوچھو۔

وہ شرارت سے بولا۔

علیزے نے اسکو دیکھا۔پھر ملازمہ کو۔

مجھ سے کیا پوچھ رہی ہو صاحب سے پوچھو۔

وہ کندھے اچکا کر بولی۔

ملازمہ نے نا سمجھی سے دونوں کو دیکھا۔

بتاؤ۔وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔دونوں ہی ہنس دئے۔اچھا بریانی بنا لیجئے گا۔

اس بار بھی دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔ملازمہ بھی ہنستی ہوئی چلی گئی تھی۔

یار علیزے تمھاری سند کی ضرورت تھی۔کالج میں ضروری ہوتی ہے نا۔اس نے ناشتہ کرتے کہا۔وہ تو بابا کے پاس ہو گی نا۔وہ اسکو دیکھتے بولی۔اچھا تو مطلب مجھے جانا ہو گا وہاں۔

وہ ہاتھ نیپکن سے صاف کرتے ہوئے بولا.

نہیں... ہمیں۔اس نے تصیح کی۔وہ مسکرا دیا۔کیوں تمھیں کیا کرنا ہے۔؟وہ مسکرا کر بولا۔

ملنا ہے اپنے اماں ابا سے۔اتنا یاد آتے ہیں وہ اداس ہو گئی۔

اچھا ٹھیک ہے بھئی ملوادوں گا اداس مت ہو وہ مسکرا کر بولا۔اچھا چلتا ہوں ابھی تیار رہنا تم تین بجے تک آجاؤں گا۔وہ اسکا گال تھپتھلاتا اٹھ گیا۔علیزے اسکے جانے کے بعد جانے کتنی دیر اپنے گال پر ہاتھ رکھے رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ آیا تو علیزے تیار کھڑی تھی۔بلیو اور وائٹ شلوار قمیض میں سلیقے سے سر پر چادر کیئے وہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

آپ آگئے۔میں آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی۔پر آپ وقت سے تھوڑا دیر سے آئے ہیں۔۔کہاں گئے تھے۔؟کیوں نہیں آئے ٹائم پر۔؟اس نے آتے ہی بولنا شروع کر دیا تھا۔

احد سرپیٹ کررہ گیا۔ارے میری ماں سانس تو لینے دو مجھے۔؟بتاتاہوں بتاتاہوں۔

وہ سرپٹ گھوڑے کی طرح بھاگتی علیزے کو روک کر بولا۔

علیزے نے اسکو گھورا۔بتا بھی دیں اب۔؟دو منٹ گزر گئے ہیں۔وہ ناراضگی بھرے لہجے میں بولی۔

احد نے اسکو دیکھا۔جو بہت ہی بے صبری تھی۔

چلو میں آتاہوں فریش ہو کر پھر نکلتے ہیں۔

وہ اسکے سوال کو نظر انداز کر کرے بولا۔

www.novelsclubb.com

علیزے نے نظر انداز ہوتے دیکھاتو منہ بنا کر بیٹھ گئ۔

خود بخود آنسو گالوں کو بھگونے لگے تھے۔

وہ آیا تو اسکو روتے دیکھا۔وہ فوراتیزی سے سیڑھیاں اترتا اسکے پاس آیا۔کیاہوا ہے؟رو کیوں رہی ہو۔؟وہ قدرے پریشانی سے بولا۔

آپ نے مجھے اگنور کیا ہے۔؟ وہ آنسو بہاتے

بولی۔احد نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔ تمھیں اگنور کب کیا میں نے۔؟ دماغ تو نہیں

چل گیا۔؟ وہ جل کر بولا۔

آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔آپکو پتا ہے میرے بابا میری ہر فضول بات کا

بھی جواب دیتے تھے آپ تو اہم بات کا بھی نہیں دیتے۔وہ آنسو پونچھ کر بولی۔

دیکھو بی بی وہ سب تمھارے میکے تک تھا اب یہ تمھارا سسرال ہے اور میں تمھارا

شوہر۔تابعداری مجھے نہیں تمھیں میری کرنی ہو گی۔ازلی نخوت سے وہ بولا۔

علیزے نے قدرے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔اتنے دن علیزے نے اسکا یہ روپ

نہیں دیکھا تھا۔وہ بہت خیال رکھنے والا تھا۔اسکی ہر بات کو سننے سمجھنے والا۔اور اب

کیسے کہہ رہا تھا۔

علیزے نے بھرائی ہوئی آنکھوں سے اسکو دیکھا۔

احد کو فوراً اپنے رویے کا احساس ہوا تھا۔اچھا سوری اور تم نے کوٹ جرسی کچھ بھی تو نہیں پہنا راستے میں سردی ہو جائے گی۔

اب وہ پھر سے خیال رکھنے والا احد بن گیا تھا۔علیزے کو بچوں کی طرح ٹریٹ کرنے والا۔

اوپر کمرے میں ہے۔اس نے اشارہ کیا۔

احد نے اسکو دیکھا۔مطلب صاف تھا اب احد کو ہی اوپر جانا ہو گا اور لانا ہو گا۔احد نے اسکو گھور کر دیکھا اور اوپر چلا گیا۔پیچھے علیزے کی کھلکھلاہٹ نے اسکو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

وہ نیچے آیا تو وہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔چلو اٹھو جلدی سے پہنو یہ۔

احد نے کوٹ اسکو پکڑتے ہوئے کہا۔علیزے نے نفی میں سر ہلا دیا۔

آپ پہنائیں میں کیسے پہنوں۔؟وہ بھنویں سکیڑ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

احد نے بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اسکو کوٹ پہنانے لگا۔ وہ بٹن بند کرنے لگا

۔جب اس نے علیزے کو دیکھا جو پاؤں اوپر کئے اسکے کندھے تک آنا چاہ رہی تھی۔

احد مسکرا دیا۔ وہ احد کے کندھے سے نیچے آتی تھی۔

احد خود نیچے بیٹھ گیا اور اسکے بٹن بند کرنے لگا۔ علیزے اب مطمئن تھی۔ چلیں اب

۔؟کوٹ پہنا کر وہ بولا۔

علیزے نے سر ہلا دیا۔ اور اسکے ساتھ باہر نکل آئی۔

پورچ سے گاڑی نکالتے احد نے اسکو دیکھا جو دروازے پر کھڑی اسکو بہت غور سے

دیکھ رہی تھی۔ دروازے سے باہر گاڑی کے آتے ہی وہ بھی بھاگتی ہوئی باہر آگئی اور

بیٹھ گئی۔

کبھی تو بچپنا چھوڑ دیا کرو علیزے۔ وہ گیئر بدلتے ہوئے بولا۔

علیزے نے اسکو دیکھا۔ کونسا بچپنا میں تو ہوں ہی ایسی۔ وہ کندھے اچکا کر بولی۔

ہاں مجھے پتا ہے تم ہو ہی ایسی پاگل۔ وہ ڈرائیونگ پر دھیان دئے بولا۔

علیزے نے اسکو گھور کر دیکھا۔اور باہر دیکھنے لگی۔

اللہ پوچھے گا تمھیں لڑکی تم نے کھانے بھی کچھ نہیں دیا اتنی بھوک لگ رہی ہے مجھے۔

احد اسکو گھور کر بولا۔آپ یونیورسٹی سے کھا کر آئے ہو نگے مجھے تو یہی لگا۔ خیر تین گھنٹوں میں پہنچ جائیں گے پھر کھالینا۔وہ آرام سے بولی۔

احد نے حیرت سے اسکو دیکھا۔ تمھیں اپنے شوہر کا کچھ خیال بھی ہے۔؟

وہ منہ بنا کر بولا۔شوہر خود رکھ سکتے ہیں اپنا۔رکھ تو میں نہیں سکتی اپنا۔وہ منہ بنا کر بولی۔

تو مطلب اب تاریخ بدلے گی اور بیویوں کے بجائے شوہر بیویوں کا خیال رکھے گے ؟ وہ منہ پھلا کر بولا۔

تو..؟اس میں براہی کیا ہے ہم تو اتنی معصوم سی ہوتی ہیں اور آپ لوگوں کو چاہیئے ہمارا خیال رکھا کریں۔وہ بھنویں اچکا کر بولی۔

یار تم تو بہت تیز ہو۔مین ایسے ہی تمھیں معصوم سمجھتا تھا۔

احد نے افسوس سے سر ہلا کر کہا۔

میں نے آپکو بتایا ہے میں معصوم ہوں۔وہ چڑ کر بولی۔

ارے رکیں رکیں...رکیں۔علیزے چلائی۔

احد نے گڑبڑا کر ہنگامی حالات میں گاڑی روکی۔

www.novelsclubb.com

کیاہوا۔؟وہ فورا بولا۔

وہ دیکھیں پیچھے چاکلیٹ کی دکان ہے۔مجھے چاکلیٹ لینی ہے۔

اس نے چہرے پر معصومیت سجا کر کہا۔

احد نے اسکو قدرے غصے سے دیکھا۔

علیزے تم آرام سے نہیں کہہ سکتی تھی۔؟ تم واقعی ہی جاہل ہو تمھیں میں گھر ہی چھوڑ دوں گا۔اب وہیں رہنا تم۔ کوئی نہیں آنا میں نے تمھیں لے کر۔احد نے غصے سے کہا۔

اس کی بات سن کر علیزے خاموش ہو گئی تھی۔احد سمجھا تھا کہ شاید وقتی غصے کے سبب وہ خاموش ہو گئی ہے۔

تبھی گاڑی موڑ کر باہر نکل آیا ہے۔باہر مت جانا یہیں رہنا میں آرہا ہوں۔وہ اسکو کہتا باہر نکل گیا۔

علیزے کچھ دیر تو بیٹھی رہی مگر پھر ٹھنڈی ہوا کے لئے باہر آگئی۔احد لاک لگانا بھول گیا تھا۔

علیزے گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ تبھی اسے بلا نظر آیا تھا۔علیزے نے خوشی سے اسکا دیکھا۔اوہ اسکو اگر میں نے پکڑ لیا تو میں اپنی کرسٹی کی اس سے شادی کروں گی۔بیچاری کی عمر ڈھلتی جارہی ہے۔اس نے سوچا

اور بلے کی جانب چل پڑی۔ وہ بلا بھاگا جا رہا تھا اور علیزے اسکے پیچھے جاری تھی۔ آگے گھنا جنگل تھا۔ پر علیزے کے سر پر تو بلا سوار تھا۔ وہ اسکے پیچھے پیچھے جا رہی تھی۔ ادھر احد نے جب دیکھا علیزے نہیں ہے۔ اسکی جان پر بن آئی تھی۔ یہ لڑکی سدھر نہیں سکتی۔ اس نے افسوس سے سوچا اور فوراا سی راستے پر چل پڑا جدھر جنگل تھا۔ دل میں ہول اٹھ رہے تھے جانے علیزے کدھر گئی ہو گی؟ وہ تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا۔ علیزے جنگل کے بیچ آ کر رک گئی تھی کیونکہ بلا کہیں غائب ہو چکا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ پورا جنگل کالا سیاہ ہو رہا تھا۔ روشنی بمشکل ہی پہنچ رہی تھی۔ اسکی جان حلق میں اٹک گئی۔ جانے اب وہ کہاں سے آئی تھی۔ ادھر احد نے اسے مزید مہلت نہیں دینی تھی اور سیدھا گولی ماردینی تھی۔

وہ رونے والی ہو گئی۔ اسے جنگلی جانوروں کی غذا نہیں بننا تھا۔ احد تو بہت اچھا تھا کم از کم اتنا برا نہیں تھا جتنا وہ سوچ رہی تھی۔

اس نے احد کو آوازی دی۔ مگر اسکی آواز واپس آجاتی مگر احد تک نا پہنچتی۔

وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئی۔اور بے آواز آنسو بہانے لگی۔

تبھی اسے کسی کے چلنے کی آواز آنے لگی۔وہ فوراً ڈر گئی۔اگر کوئی جانور ہوا تو۔؟یہ سوچ کر ہی اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

اسکے ذہن میں خیال کوندا تھا کہ وہ درخت پر چڑھ سکتی ہے۔ تبھی وہ تیزی سے درخت کے اوپر چڑھنے لگی۔ادھر آتے احد نے دیکھا جہاں کوئی درخت پر تیزی سے چڑھ رہا تھا۔

وہ سمجھا کوئی بندر ہی ہو گا جو اتنی تیزی سے اوپر چڑھ رہا ہے۔

تبھی وہ سب بھلا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

علیزے روتی ہوئی اوپر چڑھ گئی اور آواز بند کر کے بیٹھ گئی۔

تبھی احد نے علیزے کو آواز دی۔

علیزے... کہاں ہو یار..؟آخر وہ تھک گیا تھا تبھی آواز میں تھکاوٹ محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

علیزے کو فورا تحفظ کا احساس ہوا تھا۔ وہ فورا بولی احد میں اوپر ہوں۔ وہ چلائی۔ احد سمجھ گیا وہی درخت پر چڑی ہے۔

وہ فورا ادھر گیا۔ علیزے نے خوش ہو کر اسکو ہاتھ ہلایا۔

احد نے اسے روکنا چاہا مگر تب تک وہ پھسلی درخت سے۔ مگر احد نے اسکو پکڑ لیا تھا

۔

وہ آنکھیں بند کئے ڈر رہی تھی۔ اسکے گلابی ہونٹ پھڑ پھڑا رہے تھے۔ جیسے دعا کا ورد کر رہے ہو۔ وہ ہنس دیا۔ تم ٹھیک ہو علیزے۔ اس نے مسکرا کر کہا۔ علیزے نے ادھر ادھر ہاتھ ہلایا اور اسکو ہاتھ لگایا۔ اسکے بازو کو پکڑ کر ہلایا۔

احد اسکی حرکتوں پر ہنس رہا تھا۔

افف میں ٹھیک ہوں۔ اس نے سکھ کا سانس لے کر کہا۔ اور آنکھیں پٹ سے کھول دی۔ مگر پھر ایک دم اسکو احد سے ڈر لگنے لگا۔ نجانے اب وہ کتنی سنائے گا اسکو۔

وہ کسی نازک کلی کی مانند اسکی گود میں تھی۔احد نے اسے جی بھر کر دیکھا اور پھر جنگل سے باہر راستے کی جانب بڑھ گیا۔علیزے نے خود کو کھلا چھوڑ دیا اور اسکی گرد بانہوں کا گھیرا تنگ کر دیا تھا۔اور اسکے سینے سے سر لگا کر سامنے دیکھنے لگی۔

احد خاموش تھا۔ بلکل خاموش۔ کوئی ڈانٹ کچھ بھی نہیں۔

سارا غصہ ایک ہی بار نکلے گا وہ جانتی تھی۔ مگر پھر خاموش رہی اسے نہیں آنا چاہیے تھا۔

احد نے اسے پہلے بھی کہا تھا وہ علیزے کو چھوڑ آئے گا اسکے گھر مگر اب وہ احد کے بغیر بھی نہیں رہ سکتی تھی۔اسکو احد کی عادت ہو گئی تھی۔

وہ اداس ہو گئی۔ مطلب اب وہ واپس اپنے میکے میں رہے گی۔اور احد اسکو پتا نہیں یاد بھی کرے گا کہ نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس نے علیزے کو لا کر بونٹ پر پٹخا۔اور کڑے تیوروں سے اسکو گھورنے لگا۔

پورے چہرے پر مٹی کے کالے کالے نشان تھے۔جیسے کسی نے مارا ہو۔چہرے پر حد درجہ معصومیت تھی۔

وہ احد کو پٹر پٹر دیکھ رہی تھی۔احد کو اس پل بے تحاشہ ہنسی آئی۔مگر اس نے روک لی۔

ہوں اب بتاؤ۔تمھاری ٹانگوں کو سکون کیوں نہیں آتا۔؟

وہ سخت تاثرات چہرے پر سجا کر بولا۔

وہ...وہ میں تو بس....وہ تھوک بمشکل نگلتے بولی۔

کیا تم تو بس..؟پہلے اس طرح کی حرکتیں کرتی ہو پھر کہہ دیتی ہو کہ میں تو بس۔؟

مطلب معصوم بننے کی ناکام کوشش۔؟وہ بھنویں سکیڑ کر سخت لہجے میں بولا۔

علیزے نے اسکو دیکھا پھر یک دم رونا شروع کر دیا۔

روتی رہو اب۔اندر بیٹھنا ہی تو ٹھیک ہے ورنہ ادھر بونٹ پر ہی بیٹھی رہنا۔اور جب گر جاؤ تو مجھے آواز دے دینا۔وہ اندر بیٹھتے ہوئے بولا۔اور گاڑی سٹارٹ کی۔

علیزے بھی وہیں بیٹھی رہی۔اس نے جو نہی ہلکی سی گاڑی چلائی۔علیزے فوراً کی نیچے اتری اور اندر دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

احد نے اسکو گھورا اور گاڑی چلا دی۔

باقی سارا راستہ خاموشی میں کٹا تھا۔علیزے نے سامنے ڈیش بورڈ پر پڑی چوکلیٹس کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔اور چپ چاپ باہر دیکھتی رہی تھی۔احد نے ایک دو بار اسکو دیکھا پھر وہ بھی ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جونہی وہ گاؤں پہنچے سامنے ہی علیزے کے بابا بیٹھے تھے گاؤں کے کچھ لوگوں کے ساتھ۔علیزے نے کسی پر دھیان نا دیا اور اپنے ہی دھیان میں جا کر بابا کے گلے لگ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس پل احد لب بھینچے اسکو دیکھ رہا تھا۔جو بابا کے گلے لگی تھی۔

گاؤں کے تین چار لوگ بیٹھے تھے۔احد کو بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

علیزے۔؟اس نے بابا سے گلے لگی گلے شکوے کرتی علیزے کو بلایا۔جو سب سے

بے نیاز تھی۔اس نے مڑ کر دیکھا۔جی...؟وہ تابعداری سے بولی۔اندر جاؤ۔وہ

تحکم سے بولا۔وہ سر ہلاے ی چلی گئی۔

چچا جان اسلام و علیکم اس نے مسکرا کر کہا۔

وہ جو مسکرا رہے تھے۔اسکی طرف پلٹے۔کیسا ہے میرا بیٹا۔؟وہ مسکرا کر بولے۔

الحمدللہ۔اس نے مسکرا کر کہا۔تبریز صاحب مسکرا دئے۔اکبر اس سے ملو یہ میرا

داماد ہے احد سلیمان شاہ۔انھوں نے مسکرا کر کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اکبر نے اٹھ کر ان سے مصافحہ کیا۔تم جاؤ آرام کرو تھک گئے ہو گے میں زرا کچھ لاتا ہوں۔وہ اٹھتے ہوئے بولے۔ارے کچھ مت منگوائے چچا جان گھر میں جو ہو وہی کافی ہے وہ مسکرا کر بولا۔

ارے نہیں تم جاؤ میں آرہا ہوں بس آخر داماد پہلی دفعہ آیا تھا وہ بھلا کیسے اسکو یونہی گھر میں بنی سادہ دال چاول کھلا دیتے۔

احد شرمندہ ہوتا اندر چلا گیا۔جہاں علیزے اپنی ماں کی گود میں سر رکھے ان سے باتیں کر رہی تھی۔

وہ رہیں رک کر اسکی باتیں سننے لگا۔جانے کیوں اسکا دل کیا وہ سنے وہ کیا کہہ رہی ہے۔

اماں وہ بہت اچھے ہیں...آپ میری طرف سے بلکل فکر مند نا ہوا کریں۔آپ نے رمشا سے پوچھا تھا نا۔؟وہ تو میرا اتنا خیال رکھتے ہیں بس وہ اماں میں کبھی کبھی نا

شرارتیں کر جاتی ہوں انکو تنگ بھی کرتی ہوں پر مجھے کچھ کہتے ہی نہیں۔کیوں اماں
۔؟وہ اب کے انکے چہرے کی طرف دیکھ کر بولی۔

وہ مسکرادیں۔احد دروازے کی اوٹ میں کھڑا اسکی باتیں سن رہا تھا اور حیران تھا۔

کیونکہ وہ تجھ سے پیار کرتا ہے علیزے۔محبت میں یونہی تو ہوتا ہے محبوب کی باتیں
پتھر پر لکیر ہوتی ہیں انکو پورا کرنے میں کوئی عار محسوس ہی نہیں ہوتا۔محبت ایک نا
محسوس جزبہ ہے علیزے۔انھوں نے پیار سے کہا۔اماں تو کیا مجھے بھی ان سے محبت
ہے۔؟وہ جوش سے بولی۔نازش ہنس دیں۔پگلی۔وہ تو تو ہی جانے۔انھوں نے اسکے
سر پر ہلکی سی چپت ماری۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک جھٹکے سے گزرا تھا۔۔پیار۔"؟کونسا پیار۔؟وہ تو بس اسکو اپنی زمہ داری سمجھ
کر نبھا رہا تھا۔

اسے وہ تمام الفاظ یاد آئے تھے۔جو اس نے اپنے بابا سلیمان صاحب سے شادی سے
پہلے کہے تھے۔

"بابا میں اسے ہر ممکن خوش رکھنے کی کوشش کروں گا اسکی زمہ داریاں اٹھاؤں گا " مگر آپ مجھ سے یہ امید ہرگز مت رکھنا کہ میں ہمیشہ اسکا ہو کر رہوں۔ ہرگز نہیں جس دن مجھے اپنے لئے کوئی بہتر لڑکی ملی میں اسکو اپنی زندگی میں شامل کرلوں گا۔"

وہ حیران سا کھڑا تھا۔ نہیں میں اس سے محبت نہیں کرتا۔اس نے انکار کیا۔اسکا دل مسلسل انکار کررہا تھا وہ علیزے سے ہی تو محبت کرتا ہے

احد وہاں کیوں کھڑے ہیں اندر آئیں نا۔علیزے کی نگاہ جونہی اس پر گئی اس نے فورا کہا۔اسکی اماں نازش نے فورا سر پر دوپٹہ لیا تھا۔

بیٹا اندر آجاؤ۔انھوں نے بھی کہا۔وہ شکستہ قدموں سے انکے پاس آیا اور سلام کیا۔

بیٹھو بیٹا۔انھوں نے اسے چارپائی پر بیٹھنے کو کہا۔وہ سر ہلاتا بیٹھ گیا۔میں آتی ہوں وہ کہہ کر اندر چلی گئیں۔علیزے نے جونہی اسکو کہیں کھوئے دیکھا فورا بولی۔

www.novelsclubb.com

آپ چپ چپ کیوں ہیں کچھ ہوا ہے۔؟گاؤں دیکھنا ہے کیا۔؟وہ مسکرا کر بولی۔

اس نے ایک نظر اٹھا کر اسکو دیکھا۔جو خوبصورت مسکان چہرے پر سجائے اسی کو دیکھ رہی تھی۔اسے افسوس ہونے لگا۔ہاں نا دیکھنا ہے تم لے کر جاؤ تو۔؟وہ مسکرا کر بولا۔علیزے بچوں کی طرح خوش ہو گئی۔ابھی چلیں۔؟وہ جوش سے بولی۔

وہ ہنس دیا۔ابھی نہیں صبح چلے گے ابھی تو اندھیرا پھیل رہا ہے نا اوپر دیکھو۔وہ اسکی نظریں آسمان کی طرف کر کے بولا۔اس نے جانا آج ہی گھر تھا۔بس علیزے کا دل رکھنے کو اس نے بول دیا تھا۔

اس نے افسوس سے سر ہلایا۔پر آپ پریشان نا ہوں احد ہم کل چلیں گے میں آپکو نا سب دکھاؤں گی۔وہ پٹر پٹر بول رہی تھی۔وہ مسکرا دیا۔بس اب نہیں ہوتا تم نے کہہ دیا نا۔وہ مسکرا کر بولا۔

علیزے نے سر ہلا دیا۔ تبھی تبریز صاحب ہاتھوں میں کئی شاپرز لئے اندر آئے۔ وہ فوراً فکر مندی سے انکی جانب بڑھی۔ ابا یہ تو اتنا بھاری ہے مجھے دیں میں لے جاتی ہوں۔ وہ فوراً انکے ہاتھ سے شاپرز لے کر بولی۔

احد نے اسکا چہرہ دیکھا۔ جہاں فکر مندی کے تاثرات تھے۔

ارے میری شہزادی رہنے دے تو اٹھا لوں گا میں۔ وہ ہنس کر بولے۔ نہیں بس میں لے جاتی ہوں۔ وہ اندر چلی گئی۔ وہ آخر تک اسکو دیکھ رہا تھا۔

اسکو لگا تھا اب وہ علیزے سے جان چھڑا لے گا۔

اسے یہیں چھوڑ جائے گا مگر اب جانے کیوں اسکا دل اسکو منع کر رہا تھا۔ دیکھا کتنی پگلی ہے زرا سی بات پر فکر مند ہو جاتی ہے۔ وہ ہنس کر بولے۔ اس نے سر ہلا یا۔

www.novelsclubb.com

احد تمھیں تنگ تو نہیں کرتی نا یہ۔؟بیٹا بچپنا ہے اس میں تھوڑا سا تبھی شرارتے کر جاتی ہے دوسرا ایک ہی اولاد تھی ہماری تو بس پیار سے پالا ہے اسکو ہم نے۔اگر کبھی تنگ کرے تو نظرانداز کر دینا بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

وہ اسکو دھیرے دھیرے سمجھا کر بولے۔

احد نے انکو دیکھا۔

چچا جان آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں۔علیزے بہت اچھی ہے۔مجھے اسکی کوئی شرارت بری نہیں لگتی۔ہاں بچپنا تو ہے اس میں مگر میں جانتا ہوں پڑھے گی آگے تو میچور ہو جائے گی۔وہ خود نہیں جانتا تھا یہ الفاظ اسکے دل سے کیسے نکل رہے ہیں۔

انھوں نے حیرت سے اسکو دیکھا۔کیا مطلب۔؟تم اسے پڑھا رہے ہو۔؟وہ حیرت سے بولے۔

چچا جان میں چاہتا ہوں علیزے پڑھے۔میرے ہی کالج میں پڑھے گی۔میں یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کو پڑھاتا ہوں کوشش کرکے علیزے کی کلاس میں بھی پیریڈ لے لیا کروں گا۔اسکا خیال رکھوں گا اب میری زمہ داری ہے علیزے آپ لوگ پریشان نا ہوں۔وہ مسکرا کر بولا۔

انکے دل کو سکون ملا تھا۔

اتنے میں علیزے سب ٹرے میں سجا کر لے آئی تھی۔

ساتھ ہی نازش بھی آرہی تھیں۔انھوں نے کچن میں علیزے کو بہت سمجھایا تھا۔ کہ وہ اب بچپنا چھوڑ کر سمجھدار بن جائے۔وہ سر پر دوپٹہ جمائے باہر آئی تھی۔

احد تبریز سے باتوں میں مگن تھا۔اسکے آنے پر چونکا۔نازش میز لے آئیں تھیں اس نے سب میز پر رکھ دیا۔

اور خود کھڑی رہی۔وہ پانچ منٹ تک تبریز کے ساتھ مگن رہا پھر اسکو دیکھا جو کھڑی ہوئی تھی۔

بیٹھ جاؤ کھڑی کیوں ہو۔؟اس نے اپنے پاس اسکی جگہ بنائی۔

وہ اماں نے کہا تھا آپکی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کرنا۔وہ گہری سنجیدگی سے بولی

۔

احد نے بمشکل اپنی ہنسی روکی اور نازش کو دیکھا جو علیزے کو گھور رہی تھیں۔

یہ نہیں سدھر سکتی۔انھوں نے تنگ کر کہا۔

وہ۔ہنس دیا۔ابھی ہو جائے گی سمجھدار۔اتنی جلدی کیا ہے۔وہ ہنس کر بولا۔

پر پھر بھی تنگ آجاتے ہو گے تم بھی احد کبھی کبھی۔وہ شرمندگی سے بولیں۔انکی بات پر تبریز نے بھی اسکی جانب دیکھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔وہ ہنس کر بولا۔علیزے نے مسکرا کر اسکو دیکھا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اماں مجھے اپنی سہیلیوں سے بھی ملنا ہے۔وہ اب کے سنجیدگی سے بولی۔

جو اسکی شخصیت کا ہرگز خاصہ نہیں تھا۔

علیزے کل مل لینا تم تو یہیں ہونا۔میں جارہا ہوں کیونکہ مجھے لازمی یونیورسٹی جانا ہے۔

وہ اسکو روک کر بولا۔پر بیٹا اب دیکھو رات ہوگئی ہے اس وقت مناسب نہیں لگ رہا مجھے۔

تبریز آسمان کی جانب دیکھ کر بولے۔

علیزے فوراً چونکی تھی۔ن... نہیں میں بھی جاؤں گی آپکے ساتھ وہ فوراً بولی۔

تم رہو ابھی کچھ دن یہاں اتنے دنوں بعد آئی ہو تم یہاں۔وہ اسکو روک کر بولا۔

نہیں.. نہیں اماں انھیں کہیں نا میں نے بھی جانا ہے۔وہ ضد کر کے بولی۔اسے احد کی گاڑی میں کی ہوئی بات اب تک یاد تھی۔

ارے رک جانا یہاں بعد میں چلی جانا آجائے گا لینے۔ انکی بات پر علیزے کی آنکھیں۔ بھیگ گئی تھیں۔

نہیں آئے گے لینے مجھے یہ نالیجانے کے لئے تو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔ وہ روتے ہوئے بولی اور تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے اوپر چلی گئی۔

وہ حیران پریشان سا اسکو دیکھ رہا تھا جو اوپر چلی گئی تھی۔

تبریز نے مسکرا کر اسکو دیکھا۔

جاؤ بھئی لے جاؤ اپنی بیگم کو اب اسکا تمھارے بغیر دل نہیں لگتا۔ وہ مسکرا کر بولے۔

احد کے چہرے پر خود ہی مسکراہٹ رینگ گئی تھی وہ مسکراتے ہوئے اوپر چلا گیا۔

جہاں علیزے گھٹنوں میں سر دئے رو رہی تھی۔

پیچھے سے احد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

وہ ہزاروں میں بھی اسکے لمس کو پہچانتی تھی پیچھے نہیں مڑی۔یونہی بیٹھی رہی۔

ناراض ہو۔۔؟وہ مسکرا کر بولا اور اسکے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔چودھویں کے چاند کی روشنی مین اسکا چہرہ دمک رہا تھا۔گال سرخ ہو گئے تھے۔

تو کیا نا ہوں۔؟آپ مجھے خود سے دور کر رہے ہیں۔۔!!وہ مزید آنسو آنکھوں میں لائے بولی۔

اسکی بات پر وہ حیران ہو گیا تھا۔وہ اتنی سمجھدار کب سے ہو گئی جو اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی۔

میں کب کر رہا ہوں۔؟میں تو اس لئے چھوڑ رہا تھا کہ تم یاد کرتی تھی اپنے گھر والوں کو تبھی سوچا کچھ دن تمھیں یہاں چھوڑ دوں۔

اس نے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

ہاں آتے ہیں یاد وہ بھی پر آپ سے زیادہ نہیں۔وہ آنسو صاف کر کے بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرادیا۔ یہ تم اتنی بڑی بڑی باتیں کرنا کب سے کرنے لگی۔؟

وہ مسکرا کر بولا۔

اس نے احد کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا۔جب سے آپ سے محبت ہوئی ہے۔

وہ حیرت سے اسکو دیکھ رہا تھا۔احد میں اتنی بھی بچی نہیں تھی جتنی آپ سمجھتے تھے۔ بس آپکی میری ہر خواہش کو ماننے والی باتیں مجھے ضد اور بچوں والی حرکتیں کرنے پر مجبور کرتی تھیں۔ میرا دل چاہتا تھا میں آپ سے اپنی ہر بات منواؤں۔وہ آنکھوں میں آئے آنسو صاف کر کے بولی۔

وہ. مسکرادیا۔پگلی تم ایسی حرکتیں نا بھی کرتی تب بھی میں تمھاری ایسے ہی تمام ضدیں پوری کرتا. اس نے علیزے کو پاس لا کر کہا تھا۔

جھوٹے۔۔!! تبھی چھوڑ کر جا رہے ہیں۔وہ پھر سے رونا شروع ہو چکی تھی۔اور اس سے دور ہو گئی۔

جی نہیں میں تو خود اپنی علیزے کے بغیر نہیں رہ سکتا پھر کیسے چھوڑ جاؤں۔؟ وہ اسکے ماتھے پر پیار کر کے بولا۔

علیزے نے بھیگی آنکھوں سے اسکو دیکھا۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں نا۔؟ اس بھیگی پلکیں اٹھا کر کہا۔

جی بلکل۔۔ اس نے اس کے آنسو صاف کر کے کہا اور اسکو گلے لگا لیا تھا۔ علیزے خوشی سے اسکی سینے پر سر رکھے رو دی تھی۔

احد کی شرٹ بھیگ گئی تھی۔ اب بس بھی کر دو سارے آنسو میری بیچاری شرٹ پر ہی بہانے ہیں۔؟ وہ شرارت سے بولا۔

علیزے نے پاس پڑا پانی کا گلاس اٹھایا تھا۔ اور بھنویں اچکائی تھیں۔

اچھا اچھا میری ماں سوری سوری۔ یہ نا کرنا۔ وہ فوراً دور ہو کر بولا۔

www.novelsclubb.com

علیزے نے کھلکھلا کر گلاس رکھ دیا تھا۔احد اسی کو دیکھ رہا تھا۔کتنی پیاری ہنسی تھی نا اسکی۔

ں ظر لگائے گے کیا۔؟علیزے نے شرارت سے کہا۔

وہ ہنس دیا بلکل نہیں۔میں اپنی نظر کو بھی اجازت نہیں دوں گا کہ وہ تمھیں لگے۔

وہ آنکھ مار کر بولا۔علیزے کھلکھلا دی۔اور اسکے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔

احد نے مسکرا کر اسکے چہرے پر بال ہٹائے اور اسکو خود میں مزید بھینچ لیا۔

♡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

♡ ختم شد

www.novelsclubb.com